وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

روداد

مجلس ندوۃ العلماء

(منعقدہ)

۱۴-۱۵ شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۸- مارچ سنہ ۹۸ ۱۸ع

روز دوشنبہ وسہ شنبہ واقع کانپور

حسب ایمای مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

فہرست مضامین روداد جلسۂ پنجم ندوۃ العلما منعقدہ کانپور

صفحہ	مضمون
۱	تمہید
۵	کیفیت اجلاس اوّل
"	کارروائی سالانہ بابت سال چہارم
	تجویز مقام دار العلوم
۲۱	تقریر مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھیکن پور
۲۳	تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری
۲۴	تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما
۲۶	تقریر مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما
۲۷	تقریر مولوی مسیح الزمان خاں صاحب صدر انجمن جلسۂ پنجم
"	تجویز افتتاح درجۂ ابتدائی دار العلوم
۲۸	تقریر مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھیکن پور
۲۹	تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما
۳۱	کیفیت اجلاس دوم
۳۲	اظہار تاسف بر انتقال مولانا شاہ امانۃ اللہ صاحب
"	تقریر مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی
۳۳	تقریر مولوی حاجی محمد یونس خاں صاحب رئیس دتاولی
۳۴	تجویز ارسال عرضداشت بخدمت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر الہ آباد
۳۵	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔
۳۷	تجویز انتظام تعلیم دینیات متعلق باسکول کانپور
۳۸	تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما۔
۳۹	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ
۴۰	کیفیت اجلاس سوم
۴۱	کارروائی یتیم خانہ اسلامیہ کانپور
۴۵	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ۔
"	تجاویز متعلق بہ کارروائی دار العلوم
۴۷	تخمینہ مصارف سال آیندہ
	انتخاب ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما۔
۴۸	کیفیت روانگی وفد لکھنؤ۔
۴۹	کارروائی جلسۂ انتظامیہ
۵۲	نقشہ جمع خرچ سال چہارم
۶۴	جمع خرچ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

تمہید

چہ زہرا خاکِ مسکین را کہ توحیدِ خدا گوید	بدین آلودگی ذاتِ مقدس را ثنا گوید
براوجِ قابِ قوسینش بود ہر شب مقامِ او	اگر سالکِ طریقِ مصطفےٰ را اقتدا گوید

ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے ابتک جس شان وشوکت کے ساتھ ہوئے اور ملک و قوم اُنسے جسقدر متاثر ہوئی انکو دیکھنے والون نے دیکھا ہے اور جاننے والے جانتے ہین۔ اس سال بھی ہمارے احباب چاہتے تھے کہ پانچوان جلسہ اُسی پیمانے پر کیا جائے اور بعض مقامات سے اسکی تحریک بھی ہوئی تھی۔ مگر چند دنون سے ہندوستان پر جو مصائب و آفات نازل ہورہے ہین انکو دیکھتے ہوئے اکثر زمانہ شناس حضرات کی راے اسکے خلاف تھی اور غور کیا جائے تو وہ صحیح بھی تھی اسلیے کہ وہ مصیبت خیز قحط جو سنہ ۹۵ء مین نازل ہوا اور اپنے شدائد اور ہولناک مصیبتون سے ہزارون گھر ویران کردیے اگرچہ سنہ ۹۶ء کی آخر مہینون مین دفع ہوچکا تھا مگر ہنوز اوسکی تمام مصیبتون کا خاتمہ نہین ہوا تھا کہ بمبئی کے طاعون نے اپنے حدود سے باہر قدم نکالا اور اضلاع پنجاب مین پے در پے اس سے وارداتین ہونے لگین اور گورنمنٹ نے اسکے فرو کرنے کیلیے جابجا قرنطینے قائم کیے اور ہر مقام پر حفظ صحت کے قواعد جاری کردیے جنکے خیال کرنے سے آرام طلب لوگون کو سفر کرنے مین

سخت دشواریان پیدا ہوگئین اور باقتضاے زمانہ یہ امر مشکل نظر آنے لگا کہ لوگ عام طور پر اِس اسلامی خدمت کے لیے رنج وراحت کی پروا نکرکے سفر کی زحمتین برداشت کرین گے

یہ تمام اُمور ارکان انتظامیہ کے پیش نظر تھے اسلیے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۹ شعبان ۱۳۱۵ھ مین یہ طی ہوا کہ "اس سال جلسہ سالانہ اُس پیمانے پر نہ کیا جائے" مگر جن ضروری اور مفید تجویزون کا جاری کرنا منظور ہے اُنکا عملدرآمد بدون جلسے کے نہین ہوسکتا تھا پس اسکے بارے مین فیصلہ ہوا کہ "۴ ۱-۵ اشوال ۱۳۱۵ھ کو خاص کانپور مین ارکان ندوۃ العلما کا ایک جلسہ ترتیب دیا جائے اور اسمین وہ سب ضروری اور اہم اُمور طی کرلیے جائین -

اِس فیصلے کے موافق ارکان ندوۃ العلما کو اسکی اطلاع دی گئی اور افسوس یہ ہو کہ بعض مجبوریون سے بہت دیر مین اطلاع دیگئی اسوجہ سے اس بات کی بہت کم اُمید کیجاتی تھی کہ اس قحط و پریشانی کے زمانے مین عجلت کے ساتھ سفر کرکے ارکان خاص بھی جلسے مین شریک ہونگے - جبکہ نیشنل کانگریس باوجود کوشش بلیغ کے اپنے ذی وجاہت اور دولتمند ممبرون مین سے صرف معدودے چند ڈیلیگیٹ بہم پوہنچا سکی - مگر الحمد للہ کہ اکثر علما وارکان خاص تکلیف فرماکر جلسے مین شریک ہوئے اور نہایت خلوص و دردمندی کے ساتھ مباحثہ کرکے ضروری اُمور طے کیے

پہلے سے طے ہوچکا تھا کہ اِس جلسے کے مصارف ارکان انتظامیہ اپنے ذمے لین گے اسلیے عام طور پر چندے کی درخواست نہین کیگئی مگر ہم بعض اُن حضرات کے تہِ دل سے شکرگزار ہین کہ جنھون نے ایسے کامل خلوص سے ہمین مدد کی کہ اپنے نام کا اظہار بھی پسند نفرمایا اور ہمین خاص چندے کی تکلیف سے بچالیا اللہ تعالی اُنکے مطالب دارین پورے کرے اور مدارج اعلی کو پوہنچائے

یہ جلسہ دو دن تک رہا اور خاص **دفتر ندوۃ العلما** مین نہایت وسیع اور عالیشان عمارت مین ہے جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا - اور مہمانون کے ٹھیرانے کے لیے بعض حضرات کی توجہ سے ہمکو متعدد مکانات مِلگئے تھے **منشی سید احمد حسن صاحب** مختار عدالت کانپور اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے اپنے اپنے مکان خالی کردیے تھے علاوہ

اِسکے سید احمد حسن صاحب نے اُن مہمانونکی دعوت و مدارات کا بار اپنے ذمے لے لیا تھا جو اُنکے مکان پر فروکش ہوئے تھے اِسلیئے ہم اونکے شکر گزار ہین۔

فرش فروش اور سامان راحت کے بہم پونہچانے مین حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر ٹھنڈی سڑک کانپور اور سید عبد اللہ صاحب علم جنرل مرچنٹ کانپور نے بہت زیادہ مدد دی اور تمام سامان بلا کرایہ مہیا کر دیا۔ علاوہ اِسکے سید عبد اللہ صاحب نے تین دن تک اپنے مصارف سے تمام مہمانون کی چاے نوشی کا انتظام اپنے ذمے لیا تھا اور اپنے کاروبار کا ہرج گوارا کرکے خود دونون وقت آکر اپنے سامنے چاے پلواتے تھے اور اپنی عالی حوصلگی سے اُنھون نے اِس بات کی بھی ذمہ داری کی تھی کہ اس تین دن کے عرصے مین جسقدر کاغذات چھپوانے کی ندوۃ العلما کو ضرورت ہو گی اونکو اپنے مطبع مین اپنے مصارف سے چھاپ دین گے۔

مدارات اور مہمانداری کی نگرانی منشی امین الدین خانصاحب نائب تحصیلدار کانپور منشی عبد الرزاق صاحب پنشنکار مینوسپل بورڈ کانپور۔ مولوی نور الدین صاحب تاجر کتب مصریہ۔ مولوی بقا حسین خانصاحب فلکی اور چودھری مولابخش صاحب کے ذمے تھی اور ان حضرات نے اسکو بہت خوبی سے ادا کیا خصوصًا مولوی نور الدین صاحب اور منشی امین الدین خانصاحب نائب تحصیلدار کی توجہ اور ہمدردی کے ہم نہایت شکر گزار ہین جو تمام انتظامی اُمور کی نگرانی کرتے رہے اور جس چیز کی ضرورت دیکھی اُسکو وقت پر مہیا کر دیا۔

ہم اُن حضرات کے بھی شکر گزار ہین جو اِس موسم مین سفر کی دقتون کو برداشت کرکے دور و دراز مقامات سے تشریف لائے اور جلسے مین شریک ہوئے خصوصًا انجمن اسلامیہ جبلپور کی توجہ و ہمدردی ستائش کے قابل ہے جسنے اپنے معزز عہدہ دار حاجی ریاض الدین احمد صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کو اپنی طرف سے وکیل کرکے جلسے کی شرکت کے لیے بھیجا۔ علاوہ اِسکے مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی اور سید علی اسلم صاحب پھلواروی معین الندوہ پٹنہ کی طرف سے اور حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریاہ مولوی محمد داؤد صاحب وکیل مرزا پور اور

حافظ عبدالرحمن صاحب مصنف الصدیق امرتسر سے اور مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المورٰہ سے تشریف لائے۔ اِنکے سوا جو حضرات علاوہ ارکان انتظامی کے تشریف لائے تھے اُن سب کے نام لکھنا طوالت سے خالی نہین صرف اُن شہرون کے نام پر ہم اکتفا کرتے ہین جہان کے حضرات شریک جلسے تھے۔

عظیم آباد پٹنہ۔ غازی پور۔ مرزاپور۔ اعظمگڑھ۔ فتحپور۔ باندہ۔ لکھنؤ۔ ردولی۔ نگرام امیٹھی فیض آباد۔ پیلی بھیت۔ شاہجہان پور۔ علی گڑھ۔ بھیکن پور۔ دتادلی۔ ہوشیارپور امرتسر۔ جبلپور۔ المورٰہ۔

اِس سخت موسم اور اِس پریشانی کے زمانے مین ہمکو اُمید نہ تھی کہ اسقدر وکلا دور دراز مقامون کے آکر شریک ہونگے مگر مسلمانون کو **ندوة العلما** کے ساتھ جو دلبستگی ہوگئی ہے اسکا یہ ایک ادنے نمونہ ہے اِس سے ہمکو اُمید ہوتی ہے کہ جسطور پر یہ حضرات ندوة العلما کے لیے تکلیف جسمانی کو برداشت کرتے ہین اِسی طور پر اسکی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے مالی امداد سے بھی دریغ نفرمائین گے اور اِنہین سے ہر شخص بجاے خود اپنے آپکو ندوة العلما کا قائم مقام سمجھکر اپنے اپنے حدود اثر مین فراہمی سرمایہ کی کوشش بلیغ کریگا۔

اِسمین شک نہین کہ اب تک ندوة العلمانے سرمایہ جمع کرنے کا اعلان نہین دیا تھا مگر اب اُس کا وقت آگیا ہے اور وہ تمام مسلمانون سے مالی اعانت کا خواستگار ہوتا ہے کیونکہ اسنے **دار العلوم** کا کام اُٹھالیا ہے اگر اہل اِسلام دار العلوم کو اسلامی مقاصد کے پورا کرنے کیلیے مفید اور اہم سمجھتے ہین جیساکہ بارہا تحریر و تقریر کے ذریعے سے اُنھون نے ظاہر کیا ہی تو آئین اور اِس **اِسلامی یادگار** کی بنیاد کو قائم کرین اور اگر وہ چاہتے ہین کہ اِسلام کو ترقی ہو اور مسلمانون کو دینی و دنیوی عزت حاصل ہو تو اسوقت اپنی مالی اور جسمانی طاقتون کو صرف کرین اور ہمت مردانہ سے کام لیکر اسکی بنیاد کو مضبوط و مستحکم کردین ؎

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہین سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہین سکتا

اِجلاسِ اوّل

منعقدہ ۱۴ شوال ۱۳۱۵ھ مطابق ۸ مارچ ۱۸۹۸ء

روز دوشنبہ وقت ۲ بجے سے ۵ بجے تک

جلسے کی باقاعدہ نشست کے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ مولانا مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور اِس جلسے کے صدر نشین بنائے جائین۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے اِسکی تائید کی اور اتفاق رای سے مولانا ممدوح صدر نشین کیے گئے مولانا نے اپنی نیک نفسی سے عاجزانہ شکر گزاری کے ساتھ صدارت کو قبول فرمایا اور اجازت دی کہ کارروائی جلسے کی شروع کیجائے۔

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما ضعف و ناطاقتی کیوجہ سے کارروائی سالانہ نہین پڑہ سکتے تھے اِسلیے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے کھڑے ہوکر کارروائی سالانہ بآواز بلند پڑہ کر سُنائی۔

کارروائی سالانہ بابت سال چہارم

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر اعیان و ارکان ندوۃ العلما!

سال تمام پر ندوۃ العلما کی سالانہ کارروائیون کی جو مختصر رپورٹ ہمیشہ مرتب کیجاتی ہے اُسمین جو باتین افسوس کے ساتھ ظاہر کرنی پڑتی ہین اُنکا قدر مشترک یہ ہوتا ہے کہ اُس سال ندوۃ العلما نے کوئی عملی کارروائی نہین کی۔ اِسکا اثر ارکان ندوہ پر یہ تو نہین ہوا کہ ندوۃ العلما کے تجاویز و مقاصد کے پورا کرنے کے لیے ہمہ تن آمادہ ہوجاتے البتہ یہ ہوا کہ جن احباب نے

ہمکو اس کام مین مدد ملنے کی توقع تھی علانیہ کہنے لگے کہ " ندوۃ العلما ایک بیسود غوغا ہی کیونکہ اُسنے ابتک کوئی عملی کارروائی نہین کی" شاید ہمارے دوستون نے اس بات پر غور نہین کیا کہ ندوۃ العلما کوئی ایسی چیز نہین ہے جسکا وجود ہمارے تعلقات سے علیحدہ ہوکر پایا جاتا ہو۔ پس یہ اونکا اعتراض اُنھین پر عائد ہوتا ہے بہرحال جو کچھ ہو چونکہ یہ غلطفہمی خود ہمارے بیانون سے پیدا ہوئی ہے اسواسطے اِسکا دور کرنا ضروری ہے اسپر آپ بھی غور کیجیے۔ اگر درحقیقت یہ ایک بیسود غوغا ہے تو اس خیال خام سے ہمکو اور آپ کو باز آنا چاہیے اور اگر یہ مفید ہے اور اسکی تجویزین عمل مین آسکتی ہین تو ہم سبکو مل کر انکے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرات! ندوۃ العلما کوئی نئی چیز نہین ہے جسپر رائے قائم کرنے کیلیے ہمکو صرف سلسلۂ خیالات سے کام لینا پڑے بلکہ جسطور پر دنیا مین تمام کامون کے نتیجہ نکالنے مین علل و اسباب پر غور کرنے اور اوسکے نظائر کے حالات کی تفتیش کرنے کی حاجت ہوتی ہی اسیطرح اِسکے لیے بھی اُنھین چیزون پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جو لوگ ندوۃ العلما پر سست رفتاری کا اعتراض کرتے ہین وہ بڑی نظیر یہ پیش کرتے ہین کہ " علیگڑھ کالج صرف ایک شخص نے قائم کرنا چاہا اور قائم کر دیا۔ ندوے مین سیکڑون معزز اور نامور علما شریک ہین اور اب تک کوئی عملی کارروائی انجام نہ دیسکے" لیکن لوگون نے اس موقع پر قیاس مع الفارق سے کام لیا ہے علیگڑھ کالج کے بانی کو غدر ۵۷ء کے بعد سے اسکا خیال پیدا ہوا اور اُسیوقت سے اُنھون نے اِسکی کوششین شروع کین پہلے اُنھون نے خواستگار تعلیم مسلمانان کے نام سے ایک مجلس قائم کی اور تحریر و تقریر کے ذریعے سے مسلمانون کو تعلیم کے لیے آمادہ کیا پھر علیگڑھ انسٹیٹوٹ کی بناڈالی اور خاص اِس غرض سے تہذیب الاخلاق جاری کیا جسمین زور تحریر کے جوہر دکھائے گئے۔ برسون وہ جاری رہا اور قوم کی حالت کا نمونہ قوم کے سامنے پیش کیا گیا

جب پندرہ برس کی متواتر کوششون مین اہل اسلام چندہ دینے کے لیے آمادہ ہوئے
تو ۱۸۷۵ء مین دورے کے واسطے اُٹھے اور دو برس تک برابر فراہمی سرمایہ کی کوشش
کرتے رہے اِسکے بعد ۱۸۷۷ء مین کالج کی بنا ڈالی اور اوسکی تکمیل کی کوشش کرتے رہے
چنانچہ اب تک کوششین جاری ہین اور خاطر خواہ اوسکی تکمیل نہین ہوئی۔

اب اُن امور پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جلسے اونکے مقاصد حاصل ہونے مین آسانی
ہوئی۔ مقاصد کی حیثیت سے اونکے مقصد وہ تھے جنکو ہماری گورمنٹ صرف پسند ہی نہین
کرتی بلکہ اِسکی ساعی اور خواہشمند ہے اِسلیے حکام اور خود گورمنٹ نے اونکو مدد دی اور کام
کرنے والے وہ تھے جو نہایت ذیوجاہت اور دُنیوی عزت کے لحاظ سے اقران مین
معزز وممتاز تھے۔ کام اونھون نے ایسے وقت مین شروع کیا تھا جب ملک مین انجمنون
یا کمیٹیون کا وجود ہی نہ تھا اور ہندوستان کا وسیع میدان اونکے زور طبیعت دکھانے
کے لیے خالی پڑا ہوا تھا۔

اب ندوۃ العلما کے حالات پر غور کیجیے اِسکے قائم کرنے والے وہ حضرات ہین جو دنیوی
حیثیت سے ذیوجاہت اور ممتاز نہین ہین بلکہ انقلاب زمانہ اور بدنصیبی سے قوم کی نگاہین اُنپر
بُری پڑنے لگی ہین اور مسلمانون کے دلون مین اُنکی وہ عزت نہین رہی جو دینی حیثیت سے
اُنکی ہونی چاہیے **دوسرے** ندوۃ العلمانے جن تجویزون پر زور دینا چاہا ہے وہ
ایک حد تک دیرینہ خیال حضرات کی سمجھ مین نہین آئین اسوجہ سے وہ لوگ اس سے علیحدہ
رہے **تیسرے** ندوۃ العلما کی تمام کارروائیان چونکہ مذہبی حیثیت رکھتی ہین اِسلیے
گورمنٹ اِسکی حمایت مین حصہ نہین لیسکتی کیونکہ گورمنٹ نے ہمیشہ یہ خیال ظاہر کیا ہی
کہ وہ کسی فرقے کے مذہبی اُمور مین کسی قسم کی موافقت یا مخالفت نہ کریگی **چوتھے**
ندوۃ العلما کے مقاصد دنیوی لحاظ سے ایسے نہین ہین جنکی طرف بالطبع سب کا رجحان ہو
پانچوین ندوۃ العُلما ایسے زمانے مین قائم ہوا ہے جبکہ ہر ایک جگہ انجمنین۔ سوسائٹیان

بکثرت موجود ہین اور مقامی ضرورتین اُمین روپیہ دینے سے لوگون کو باز رکھتی ہین اِن سب باتون پر نظر کرنے کے بعد یہ الزام جو ندوۃ العلما پر قائم کیا جاتا ہے بالکل نظرانداز کردینے کے قابل ہوجاتا ہے تاہم مین کہتا ہون کہ اس قلیل مدّت مین ندوۃ العُلما نے جو کام کیا ہے وہ بجائے خود اسقدر ہے جو بڑی سے بڑی انجمنین وسیع مدّت مین نہین کرسکتین۔ مگر اسکے بیان کرنے کیلیے کسیقدر تفصیل کی ضرورت ہی۔

صاحبو! یہ قاعدے کی بات ہی کہ ہر چیز کی اِصلاح کے نتیجے کا دیر مین یا جلد ظاہر ہونا اُس چیز کی حالت پر موقوف ہی اگر وہ چیز جسکی اِصلاح منظور ہے کوئی خفیف سی بے عنوانی ہی تو اُسکی اِصلاح جلد ممکن ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو ایک مدت کے تغافل سے راسخ ہوگئی ہی اور لوگ اِسقدر خوگر ہوگئے ہین کہ مثل طبیعت ثانیہ کے ہوگئی ہے تو اِسکی اِصلاح جلد نہین ہوسکتی اِسکی نہایت عمدہ اور واضح مثال یہ ہے کہ جسوقت مرض مزمن ہوجاتا ہے تو اُسکی اِصلاح بڑے بڑے حاذق طبیبون اور ڈاکٹرونسے بھی بدقت اور بدیر ہوتی ہے یہ ایسی ضروری بات ہے جسکا اِنکار کوئی شخص نہین کرسکتا۔ اب آپ ندوۃ العلما کے مقاصد پر غور کیجیے کہ وہ کیا ہین؟ اِسکے سب سی بڑے دو مقصد ہین **اوّل** اِصلاح ترقی تعلیم **دوم** رفع نزاع باہمی پھر آپ اِن دونون کو علحدہ علحدہ لیکر اہل اِسلام کیحالت کو ملاحظہ فرمائیے۔

طریقہ تعلیم جسپر آپ بحث کررہے ہین کم وبیش دو سو برس سے نصاب موجودہ کے ساتھ رائج ہے ہزارون عُلما فضلا جو ہمارے معتقد علیہ اور دینی و دُنیوی حیثیت سے ہمارے مقتدا اور امام تھے اِسی نصاب کے تعلیم یافتہ گذرے اور اِسوقت جسقدر علما موجود ہین وہ سب اِسی نصاب کے موافق تعلیم یافتہ ہین اور تمام اہل اِسلام جنکے قلوب مین علما کی عظمت ہے وہ اُنھین کے پیرو اور مقلد ہین اسی وجہ سے اِس نصاب پر تمام علما و عامۂ اہل اسلام کو پورے طور پر وثوق اور اطمینان ہے پس ایسی حالت مین نصاب موجودہ کو باقتضائے زمانہ قابل اِصلاح کے سمجھ کر تغیر و تبدل کی کوشش کرنا آسان کام نہین ہے پس جو لوگ

ندوۃ العلما پر یہ الزام قائم کرتے ہین کہ اسنے کئی برس کی غور وفکر کے بعد بھی نصاب نہین
تیار کیا وہ اسکی حقیقت سے واقف نہین ہین سچ یہ ہے کہ چند عامیون کا کسی امر پر اتفاق کرالینا
اور چیز ہے اور علما کا کسی کام پر متفق کرلینا دوسری چیز- اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ارکان ندوۃ العلما
اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہین اور وہ اسی پیمانے کے موافق کام کرنا چاہتے ہین-

دوسرے مقصد کو لیجیے "اتفاق اور رفع نزاع باہمی" گو ظاہر مین یہ نہایت دلکش الفاظ
ہین مگر اسکے حاصل کرنے مین جو دقتین اور مصیبتین ہین اُنسے اُنھین کا دل خوب واقف ہوگا جنھون
نے کبھی دنیا مین کسی بڑے کام کرنے کا ارادہ کیا ہو- آپ جانتے ہین کہ ہندوستان مین نزاع
باہمی کی تاریخ کس دور تر زمانے سے شروع ہوئی ہے اور امتداد زمانہ کی وجہ سے کسقدر اسکا
اثر ہندوستان مین پھیل گیا ہے اور کیا کیا اسباب مہیا ہوگئے ہین جنسے لازمی طور پر نزاعین
پیدا ہوجاتی ہین ایک اسلام کے دو فرقے شیعہ اور سُنی پھر سُنیون کے دو گروہ مُقلد و
غیر مُقلد پھر مقلدون کی دو شاخین وہابی اور بدعتی پھر انکے بھی متعدد شعبے جو علمای ظاہر
سمجھے جاتے ہین انمین ولا الدالین و لا الظالین کے جھگڑے جو اہل باطن اور مشائخ ہین اُنمین جلالی اور جمالی کے
مناقشے- غرضکہ اسطرح کے بیشمار وجوہ و اسباب ہین جنسے تفریق ہوگئی ہے اور اسکی وجہ سے
ذرا ذرا سی باتون پر نزاع کا ہونا لازم ہوگیا ہے پس اس صد سالہ مرض کی اصلاح دو چار
برس مین نہین ہوسکتی اور اگر ہتیلی پر سرسون جمانے والے حضرات اسکو کرسکتے ہین تو بے شبہہ
ندوہ غو غاے بے سود ہے ہم آج اس سے دست بردار ہوتے ہین اور صرف دست بردار ہی نہین ہوتے
بلکہ انکا ساتھ دینے کو موجود ہین کیونکہ ہمکو اصلاح سے غرض ہے نہ ان خصوصیات سے ذکرین چشم ما روشن دل ما شاد ع

گر ز مغرب بر زند خورشید سر عین خورشید ست نے چیزے دگر

مگر صاحبو! یہ ضرور ہے کہ ہر کام کے مفید اور نتیجہ خیز ہونے کا اندازہ اُسکی ابتدائی کاروائیون سے
ہوتا ہی کسی نے سچ کہا ہے ع سالیکہ نکوست از بہارش پیداست + اسکی مثال یون سمجھیے کہ
جب طبیب مریض کے لیے کوئی نسخہ تجویز کرتا ہی تو اسکے استعمال سے اول ہی روز مریض کو صحت

نہین ہو جاتی مگر جو کچھ وہ نسخہ اثر کرتا ہے اُس سے اُس دوا کے مفید یا غیر مفید ہونے کا اندازہ ہو جاتا ہی پس ہمکو یہان بھی تفتیش کی نگاہون سے دیکھنا چاہیے کہ ندوۃ العلما کی کارروائیون سے ملک و قوم مین کیا اثر پیدا ہوا۔ اگر ندوۃ العلما کے بیانون سے قوم متاثر ہوئی ہے اور اوسنے ندوے کی تجویزون کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے تو ہمکو امید رکھنا چاہیے کہ اسکی کوششین رائگان نہین ہوئین اور آیندہ اس سے خاطر خواہ نتیجے پیدا ہونگے اور اگر ایسا نہین ہوا تو بیشک ہمارا اسی پر جما رہنا زیبا نہین پس اس بات کی تحقیق کیلیے ہمکو ملک کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح اندازہ کرنا چاہیے۔

اس بات کے اندازہ کرنیکے لیے ہمکو مسلمانونکی صرف تعلیمی اور اخلاقی حالت کی تفتیش کرنی چاہیے امر اوّل کے نسبت کسیقدر مین کہہ چکا ہون اور کچھ اب بیان کرتا ہون۔ اب تک تعلیم عربی کی نسبت ہندوستان کے مسلمان دو قسم کے خیال رکھتے تھے ایک وہ جو نئی روشنی والون کے لقب سے مشہور ہین وہ عامۃً اسکو مہمل بیکار اور غیر ضروری سمجھتے اور عربی علوم و فنون کے حاصل کرنے والون کو سفیہ و احمق جانتے تھے یہانتک کہ یورپ کے بعض شہرون مین یہ تجویز پیش کیگئی تھی کہ عربی تعلیم کو مدارس سے بالکل خارج کر دینا چاہیے گو کہ یہ تجویز منظور نہین ہوئی مگر اس سے انکے خیال کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے وہ جو نئی روشنی والون مین دیرینہ خیال کے نام سے مشہور ہین اور جنپر عربی تعلیم کا بالفعل مدار ہو ان کو چند دنون پیشتر نصاب اور طرز تعلیم مروجہ کے ساتھ ایسی حسن عقیدت تھی جو اسمین تغیر و تبدل کو احداث فی الدین سے کم نہین جانتے تھے اور جو شخص اسکا نام لیتا انکو ساتھ اُنکو اس درجہ کی بدگمانی پیدا ہو جاتی تھی کہ اسکے تمام نیک ارادون کو بدنیتی پر محمول کرکے اس سے کنارہ کش ہو جاتے ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو اُسنے ان دونونکی اصلاح کرنی چاہی اسلیے اسنے اپنا ایک مقصد اصلاح و ترقی تعلیم کو قرار دیا مگر یہ ظاہر ہے کہ دو ایسے فرقونکو لیکر جو ضد یکدیگر ہون دونونکی اصلاح کی کوشش کرنا کسقدر ذمہ داری کا کام ہو اس سے

وہی حضرات واقف ہوسکتے ہین جنھون نے کبھی ایسے اہم اور ذمہ داری کے کام کو لیکر کوشش کی ہے لیکن الحمد للہ کہ ندوۃ العلما چند دنون مین بہت کچھ کامیاب ہوا جسکی توقع مشکل سے کیجاتی تھی۔ اسنے دونون فرقون مین قبولیت پیدا کی اور اپنے فرائض کو بہت ذمہ داری سے انجام دیا اسکا اب تک جو کچھ نتیجہ ظاہر ہوا ہے اوسکو اختصار کے ساتھ مین گذارش کرتا ہون۔

نئی روشنی والون پر ندوۃ العلما کا یہ اثر پڑا ہے کہ انکے خیالات اگلے سے نہین رہے بلکہ وہ عربی تعلیم کیطرف بہ نسبت سابق کے کچھ مائل ہوچلے ہین اسکا اندازہ اس سے بآسانی ہوسکتا ہے کہ ندوۃ العلما کی تائید مین جو رزولیوشن نواب محسن الملک نے محمدن ایجوکیشنل کانفرس کے اجلاس مین پیش کیا تھا اسکی تائید کرتے ہوئے آنریبل سید محمود نے نہایت کشادہ دلی سے عربی علوم و فنون کی ترقی دینے کی ضرورت تسلیم کی ہے اور اسمین کچھ شبہہ نہین کہ سیّد محمود کا اسکی ضرورت کو تسلیم کرنا جو نئی روشنی والونمین نہایت روشنضمیر اور عالی خیال سمجھے جاتے ہین ہماری کامیابی کی بہت بڑی دلیل ہے علاوہ اسکے پٹنہ کالج مین روساے بانکی پور کیطرف سے دفعۃً ندوۃ العلما کا جب جلسہ کیا گیا تھا اوسوقت سیّد شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ بانکی پور نے ہمکو اطمینان دلایا تھا کہ جو سوء ظن عربی تعلیم اور علما کے ساتھ نئی روشنی والون کو تھا وہ بہت کم ہوگیا ہی اوسی زمانے مین نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی نے اپنے ایک خط مین اِس بات پر زیادہ زور دیا تھا کہ عربی کے ساتھ جو نئی روشنی والون کو بے اعتنائی تھی وہ کم ہوگئی ہے اور عنقریب اِن لوگون کو اسکی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونے والی ہی ان سب باتون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلما نے اس قلیل مدت مین توقع سے زیادہ کامیابی حاصل کی ہے اور جب عربی تعلیم عمدہ طریقے سے کیجائے گی اور ایسے طلبا تیار کیے جائین گے جو دینی و دنیوی حیثیت سے ہر قسم کے لوگ اُنکو عزت کی

نگاہ سے دیکھین گے تو اُسوقت انشا اللہ تعالی ندوۃ العلما کو خاطر خواہ کامیابی ہوگی۔

دوسرے گروہ پر ندوۃ العلما نے جو کچھ اثر ڈالا ہے اِسکا اندازہ صحیح طور پر اِس سے ہو سکتا ہی کہ جب ندوہ نے اصلاح طریقہ تعلیم کی بحث چھیڑی تھی تو بہت سے علما دل سے اِس بحث کو پسند نہین کرتے تھے لیکن چند روز کی کوشش مین یہ ہوا کہ ایک بڑا گروہ علما کا جسمین سے اکثر حضرات نے اپنی عمر گرانمایہ کا بڑا حصّہ تدریس مین صرف کیا ہو اس بارے مین بھی ندوۃ العلما کا ہمصفیر ہوگیا ہے اور اسوقت تک اصلاح نصاب و اصلاح طرز تعلیم کے متعلق کم و بیش پچاس تجویزین فراہم ہوگئی ہین اور علی العموم ان حضرات کو اس سے جو وحشت تھی وہ بالکل جاتی رہی اور اُنھون نے فراخدلی سے اسبات کو تسلیم کرلیا ہے کہ طرز تعلیم او نصاب تعلیم بہت کچھ تغیر و تبدل کا محتاج ہے جسکو ہم ندوۃ العلما کے کامیابی کی بہت بڑی دلیل سمجھتے ہین۔

گو کہ اب تک ندوۃ العلما نے بعض وجوہ سے جنکو اسوقت ظاہر کرنا ہم ضروری نہین سمجھتے ان فراہم شدہ تجویزون مین سے ایک کو منتخب کر کے ملک کے سامنے پیش نہین کیا لیکن جو لوگ ہماری اندرونی حالت سے واقف ہین وہ اِسکو بھی تھوڑا کام نہین سمجھینگے۔

دوسرے مقصد کے متعلق مین بفضلہ تعالی نہایت دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ندوۃ العلما نے اِس تھوڑی سی مدت مین وہ کامیابی حاصل کی ہے جسکو دوسری انجمنین زمانہ دراز مین بھی نہین کر سکتین اور ہمکو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالی اِسی طور پر رفتہ رفتہ ندوۃ العلما کے اثر سے ملک و قوم کے سامنے ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ یہ تمام جھگڑے اور نزاعین ایک بیوقعت افسانہ سمجھی جایئن گی۔ مین اِس مقام پر چند نظیرین اُسکی سرسری طور پر پیش کرتا ہون جو مجھکو یاد ہین۔

(۱) سب جانتے ہین کہ ایک مدت سے تقلید و عدم تقلید کے جھگڑے کس زور شور سے برپا ہین جنکی وجہ سے بڑے بڑے ہنگامے ہوئے عدالت فوجداری تک نوبت پونہچی او

لوگون کو سزائین ہوگئین اسیطرح سے عدالتہاے دیوانی مین آمین بالجہر اور رفع الیدین کے مقدمے دائر ہوئے علما اور کتب مقدسہ کی آبروریزی ہوئی یہانتک کہ لڑتے لڑتے ولایت تک مقدمے پونہچے اور فریقین مقدمہ کے لاکھون صرف ہوگئے علاوہ اِسکے انھین نزاعون کی وجہسے رشتے ناطے ٹوٹ گئے اور کتابون مین وہ کلمات لکھے گئے جنکا دیکھنا اور سُننا معصیت ہے چند دنون پیشتر دو چار مہینے بھی ایسے نہ گذرتے تھے کہ اِن ہنگامون کے ہونے کی کسی نہ کسی مقام پر خبر نہ سُنی جاتی ہو مگر الحمد للہ کہ جبسے ندوة العلما قائم ہوا ہے اور اسنے اِن نزاعون سے اپنی نارضامندی ظاہر کی ہے اُسوقت سے اب تک کوئی نزاع نہین پیدا ہوئی اور تمام مسلمان اِس جھگڑے سے نہایت امن و آسائش مین بسر کر رہے ہین۔

(۲) سب سے زیادہ پورب مین اِن ہنگامون کی کثرت تھی اور اسی کے متعلق جو مقدمہ بازیان ہوا کرتی تھین اسمین بلا مبالغہ ہزارہا روپیہ مسلمانون کا ضائع ہو رہا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ جب سے مولانا شاہ امانت اللہ صاحب علیہ الرحمہ اور مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب بانی مدرسۂ احمدیہ آرہ کے درمیان مین ندوة العلما نے صلح کرادی وہ سب ہنگامے فرو ہوگئے اور پھر اِن بزرگون کے اثر سے احناف اور غیر مقلدین مین کوئی نزاع نہین پیدا ہوئی یہ کارنامہ ندوة العلما کا سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل نہین ہے۔

(۳) تیسری عملی کاروائی اِسکی میرٹھ مین ہوئی ہے جہان ایک مدت سے اِن دونون گروہون مین نزاع قائم تھی اور مقدمہ بازی مین ہزارہا روپیہ ضائع ہو چکا تھا اور جس گھر مین اُس وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جاتی تھی وہ باہمی نزاعون کا اکھاڑا بنا یا گیا تھا مگر سال گذشتہ کے سالانہ جلسے مین جو میرٹھ مین منعقد ہوا تھا مقامی ارکان کے حسن سعی سے یہ جھگڑا بآسانی طے ہوگیا اور اب خُدا کے فضل سے باہم وہ اگلی سی کشاکش نہین ہے

(۴) اِن باہمی نزاعون کی وجہ سے تحریری مناظرون مین نہایت بد تہذیبی اور سب و شتم داخل ہوگیا تھا جو عُلما کے حُسنِ خلاق پر نظر کر کے نہایت ہی معیوب اور بد نما معلوم ہوتا تھا اور آیۂ کریمہ ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان کے صریح مخالف تھا اسمین اب بہت کمی ہوگئی ہے جو دو چار رسالے فریقین کے شائع ہوئے ہین اُنکے دیکھنے سے اِسکی تصدیق ہو سکتی ہے اسیطرح سے اُمید ہے کہ رفتہ رفتہ مناظرے کا پیرایہ انشاء اللہ تعالی بدل جائے گا۔

(۵) بعض ناعاقبت اندیش حضرات نے خاص ندوۃ العلما کی جو کچھ مخالفت کی اور علما کی تضلیل و تذلیل کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اِسکے جواب مین ندوۃ العلما نے نہایت متانت اور عالی حوصلگی سے کام لیا ہے اور باوجودیکہ جن ارکان کی تضلیل کیگئی ہے وہ تحریر و تقریر مین نہایت نامبرآوردہ اور زورآور ہین مگر اُنھون نے بھی ذاتی طور پر ندوۃ العلما کی منظور شدہ تجویز کے خلاف نہین کیا جو بہت اہمیت اور لحاظ کے قابل ہے اور گو کہ مین نے اِسکو سب کے آخر مین ذکر کیا ہے مگر سب سے زیادہ شاندار اور تقلید کے قابل یہ کارنامہ ہے۔

علاوہ اِن سب اُمور کے ندوۃ العلما کی یہ برکت کیا کم ہے کہ اب تک عُلما کی جماعت مین ربط و اتحاد کا کوئی خاص سلسلہ نہ تھا اور غالباً اُسی کی وجہ سے مناظرون مین سختی اور بے مروتی سے نزاعین پیدا ہو جاتی تھین اب ندوۃ العلما کی وجہ سے یہ بات جاتی رہی اور جو علما سال مین ایکبار جمع ہو جاتے ہین اُنمین ایک خاص قسم کا ربط و اتحاد پیدا ہو گیا ہے اور جو بدگمانیان نہ ملنے کی وجہ سے پیدا ہوتی تھین وہ دور ہو گئی ہین اسلیے اب اِنکی جانب سے ایک دوسرے سے منافرت پیدا ہونے کا اندیشہ نہین ہے اور ظاہر ہے کہ جبتک اُنمین اتحاد باقی رہے گا مسلمانون مین نفاق پیدا ہونے کی کوئی صورت نہین (وللہ الحمد)

ان سب باتون پر غور کرنے سے بآسانی یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ چار برس کے عرصے مین ندوۃ العلما نے جو کچھ قبولیت حاصل کرلی ہے وہ کچھ کم نہین ہے اور اس سے ہم اُمید کرسکتے ہین کہ ارکان ندوۃ العلما اگر مستعدی و جانفشانی سے کام کرتے رہے تو ایک زمانے مین انشاء اللہ تعالےٰ تمام تعلیمی اور اخلاقی نقائص دفع ہوجائین گے اور مسلمانون کو وہ روحانی زندگی حاصل ہوگی جو ایک زمانے سے دنیا کو خیرباد کہہ چکی ہے۔

علاوہ اسکے ہمارے دوستون کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ منظور شدہ تجویزون کا اپنے پیمانے پہ پورا ہوجانا ایک چیز ہے اور اُسکے پورا کرنے کی کوشش کرنا دوسری چیز! اکثر دونون باتون مین فرق نہ کرنے سے لوگون کو اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے اگر وہ غور و فکر سے کام لین تو ظاہر ہے کہ ان تجویزون کا پورا کرنا خدا کا کام ہے اور کوشش کرنا ہمارا "السعی منی و الاتمام من اللہ"

ندوۃ العلما کا جو کام ہے وہ کبھی اس سے غافل نہین رہا چنانچہ سال زیر بیان مین اسنے جو کوششین کی ہین اُنکو مین علے الترتیب بیان کرتا ہون۔

پہلی تجویز جلسۂ عام میرٹھ مین یہ منظور ہوئی تھی کہ "انگریزی خوان طلبہ کو وظائف دیکر عربی اور دینیات کی تعلیم دیجائے تاکہ وہ اصول اور عقائد سے واقف ہوکر ندوے کیطرف سے ممالک غیر مین اشاعت اسلام کیلیے بھیجے جائین اسکے نفاذ کے لیے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۶ محرم ۱۳۱۵ھ مین یہ طے ہوا تھا کہ "چونکہ ندوۃ العلما نے اپنے خاص اہتمام سے اب تک کوئی مدرسہ جاری نہین کیا اسلیے بالفعل ایسے طلبہ کا مدارس اسلامیہ مین سے کسی مدرسے مین انتظام کیا جائے مگر مدارس اسلامیہ کے حالات کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ اس قسم کی تعلیم و تربیت کے لیے آمادہ نہین ہین جسطرح کی کہ ندوۃ العلما چاہتا ہے اسلیے اس سال اس تجویز کو عمل مین لانے کی کوئی تدبیر نہین ہوسکی اب اسی جلسے مین مین اس بحث کو پیش کرنا چاہتا ہون کہ ندوۃ العلما کو انکی تعلیم و تربیت کے لیے مستقل انتظام کرنا چاہیے

ورنہ اِس تجویز کا نفاذ عملی صورت مین نہو سکے گا۔

دوسری تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ چند مستعد اور ذکی طالبعلمونکو تکمیل علوم و فنون کی غرض سے وظائف دیکر مصر بھیجا جائے"۔ اِسکے لیے اُسیوقت فہرست چندے کی کھولی گئی اور جسقدر چندہ ہوا اُسکی تفصیل یہ ہے ماہوار [illegible] سالانہ [illegible] گذشتہ چندہ موعود [illegible]۔ اِسکے منظور ہونے کے بعد مصر کے اہل علم سے خط و کتابت کی گئی اور دار العلوم مصر کے قواعد داخلہ اور ابتدائی و ثانوی تعلیمات کے نصاب منگوا کر دیکھے گئے اُنکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ قواعد ایسے سخت ہین جنکی رو سے بالفعل کوئی طالب العلم یہان کا اُسمین داخل نہین ہو سکتا سب سے زیادہ سخت دفعہ یہ ہے کہ طالب علم مصری ہو اور اگر وہ مصری باشندہ نہین ہے تو فرنچ یا انگریزی زبان جانتا ہو اور علم فقہ۔ حدیث تفسیر۔ ادب مین پوری مہارت رکھتا ہو اور حافظ قرآن ہو" اور یہ ظاہر ہے کہ اسوقت کوئی طالب العلم ایسا نہین ملسکتا جو انگریزی زباندانی کے ساتھ علوم مذکورۂ بالا مین مہارت تامہ رکھتا ہو اسوجہ سے مجبوراً جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ۲۶ محرم ۱۳۱۵ھ نے اِس تجویز کو سردست ملتوی کر دیا ہے۔

تیسری تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ تجویز اِشاعۃ الاسلام کی کارروائی بالفعل اِس طریقے سے شروع کر دیجائے کہ چند واعظ اُن اضلاع مین مقرر کیے جائین جہان کے باشندے احکام اسلام سے ناواقف ہین"۔ اِس تجویز کے موافق اِس سال کے تخمینۂ مصارف مین چار واعظون کا تقرر منظور ہوا تھا اور اشاعۃ الاسلام کے قواعد اور واعظین کے لیے ہدایات طے کرکے چھپوا دیے گئے اور اُسکے موافق کارروائی ہونے والی تھی بلکہ انجمن معین الندوہ میرٹھ نے اِسی تجویز کے موافق ضلع میرٹھ مین ایک واعظ کی درخواست دی اور اُنکی خواہش کے موافق مولوی سید حمزہ صاحب دہلوی وہان بھیجدیے گئے مگر چندہی روز مین ایسے اسباب پیش آگئے جنکی وجہ سے ملک مین ایک قسم کی شورش پیدا ہوگئی اور

ہر کام مین بدگمانی ہونے لگی اسلیے مجبوراً اِس تجویز کو اُسوقت تک ملتوی کیا گیا جب تک کہ
کہ ارکان انتظامی اِسکو مناسب سمجھین۔

چوتھے علاوہ اُن تجویزون کے جو سال گذشتہ مین منظور ہوئی تھین ندوۃ العلما
کو اِس سال **دارالعلوم** کیلیے سرمایہ جمع کرنے کا کام تھا اسکی نسبت جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ
۲ محرم ۱۳۱۵ھ مین یہ طے ہوا تھا کہ خاص اِس کام کے لیے ندوۃ العلما کیطرف سے **وفود**
روانہ کیے جائین جو ملک مین جابجا دورہ کرین، اِسکے طے ہونے کے بعد اِسکا اعلان کیا گیا
اور حسب مندرجۂ ذیل درخواستین استدعاے وفد مین موصول ہوئین۔

(**الف**) پہلی درخواست ہوشیار پور سے مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۷ء انجمن اسلامیہ
ہوشیار پور کی طرف سے آئی (ب) دوسری درخواست روساے جالندھر کی مورخہ
۳۱ جولائی ۱۸۹۷ء پونہچی اسپر اکثر روساے جالندھر کے دستخط تھے (ج) تیسری درخواست
امرتسر سے آئی جو علما و روساے امرتسر اور انجمنہاے اسلامیۂ امرتسر کیطرف سے تھی
(د) چوتھی درخواست لاہور سے آئی جسپر انجمن اسلامیہ پنجاب اور انجمن حمایت اسلام لاہور
اور انجمن خادم علوم اسلامیہ لاہور کے ہرسہ سکرٹری اور دیگر ارکان و عمائد شہر کے بکثرت دستخط تھے
اِن درخواستون کے آنے پر قطعاً ارادہ تھا کہ پہلے وفد پنجاب روانہ کیا جاے
مگر سوء اتفاق سے سرحدی شورشین برپا ہوگئین جنکی وجہ سے پنجاب کیطرف وفد کا روانہ
کرنا نامناسب معلوم ہوا۔ علاوہ اِسکے پنجاب مین دفعۃً طاعون کے پھوٹنے سے بھی اِس
ارادے سے باز رہنا پڑا جیسا کہ عرصے سے بمبئی اور ناسک کیطرف وفد کا روانہ کیا جانا
ملتوی ہوتا جاتا ہی۔

پانچوین ندوۃ العلما کی تیسری تجویز دارالافتا ہی اسمین اِس سال زیادہ کوشش
کیگئی اور بہ نسبت سالہاے گذشتہ کے اِس سال زیادہ فتوے مرتب کیے گئے گو کہ ہمکو
اِس بات کا سخت افسوس ہی کہ اِس محکمے کو خاطر خواہ ہم ترقی نہین دیسکے اور اسی وجہ سے

جیسا کہ دل چاہتا ہے کام نہین ہوسکا تاہم اِس سال جو کچھ ہوا ہے وہ اِس اعتبار سے کہ
اب تک صرف ایک مفتی اِس کام پر مقرر کیئے گئے ہین کام بہت زیادہ ہوا ہے تفصیل
اسکی مندرجہ ذیل بیان سے معلوم ہوسکتی ہے۔

سالِ زیر بیان مین ۵۷۲ سوالات بیرونجات سے آئے اور آخر سال تک (۵۶۵)
جوابات مُرتب کرکے بھیجے گئے انمین ۴۷ فتوے نہایت مشکل اور پیچیدہ تھے جنمین معمول
سے زیادہ وقت اور محنت صرف ہوئی علاوہ انکے ۲۳ مسائون کی بجاے خود تحقیقات کیگئی۔

چھٹے ندوۃ العلما کی نگرانی مین ۳ شوال ۱۳۱۳ھ مین جو یتیم خانہ اسلامیہ کھولا
گیا تھا اُسکی طرف اِس سال خاص توجہ کی گئی چنانچہ اب بفضلہ تعالیٰ وہ روز بروز ترقی کرتا
جاتا ہے ربیع الاوّل ۱۳۱۵ھ مین اِس خیال سے کہ محتاج خانے سرکاری جابجا ٹوٹ رہے
ہین لامحالہ انمین جو لاوارث اور یتیم بچے پرورش پارہے ہین انکو اگر مسلمان نہ لین گے تو انکا
دین ومذہب تباہ ہوجائے گا اور اخلاق وعادات بگڑ جائین گے اور وہ آوارہ گرد ہوکر
جرائم اور خلاف تہذیب اُمور کے مرتکب ہونگے اور اپنی اور دوسرونکی قسمت خراب کرینگے ایک درخواست مین نے بحق
تولیت یتیم خانہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی واودھ کی خدمت مین
بوساطت صاحب کلکٹر ضلع کانپور کے بھیجی اسکے جواب مین ۳ دسمبر ۱۸۹۸ع کو ڈاکٹ
نمبری ۹۶ ۲ کے ذریعے سے مجکو اطلاع کی گئی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے منظور
فرمایا ہے کہ ساٹھ لاوارث اور یتیم بچے یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کو دیے جائین اور فی لڑکا
دو روپیہ ماہوار سے مدد خرچ دیا جائے چنانچہ اسکے بعد اضلاع مغربی وشمالی واودھ
کے محتاج خانونسے یتیم بچے آنا شروع ہوئے اب کُل تعداد بچونکی ۴۳ ہی جنمین ۲۵ لڑکے اور
۱۸ لڑکیان ہین انکی تعلیم وتربیت کے لیے اتالیق اور مدرس مقرر ہین اور صنعت وحرفت
سکھانے کا بھی انتظام کردیا گیا ہے بعضون کو چمڑے کا کام سکھایا جاتا ہی اور بعضون کو
پریس کا یتیم خانے کے حسن انتظام کا اندازہ حکام کی رایونسے ہوسکتا ہی جو وقتاً فوقتاً

اُنھون نے معائنے کی کتاب پر لکھی ہین۔

ساتوین اِس سال بھی مجلسہاے ماتحت کے قائم کرنے سے پہلوتہی نہین کیگئی چنانچہ مولوی قادربخش صاحب شہسرامی کے حُسن توجہ سے اورنگ آباد ضلع گیامین ایک مجلس معین الندوہ کے نام سے قائم ہوئی ہے جسکے سکریٹری مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل اور صدر انجمن مولوی محی الدین صاحب ڈویزنل آفیسر منتخب ہوئے ہین۔ یہ دونون حضرات نہایت مستعد اور پرجوش مسلمان ہین انھون نے مجکو اطلاع دی ہے کہ صدر انجمن معین الندوہ کی توجہ سے ایک جائداد وقف ہوئی ہے جسکا منافع چھ سو روپے سالانہ ہے ابھی اسکی تکمیل نہین ہوئی۔

آٹھوین ارکان کی تعداد اس سال کی بنسبت سال گذشتہ کے بہت زیادہ ہوگئی ہے اگر ترقی کا لحاظ کیا جائے جو سال بسال ارکان کی تعداد مین ہوتی جاتی ہو تو نہایت طمانیت بخش نتیجہ نکلتا ہو۔ سال اوّل مین کل (۲۴۲) ارکان تھے دوسرے سال ۴۲۳ ہوے۔ تیسرے سال (۷۸۲) ارکان کی تعداد تھی۔ سال زیر بیان مین ۱۰۱۵ ہو مگر اس تعداد مین وہ حضرات شامل نہین ہین جنھون نے کسی صیغۂ خاص مین چندہ عنایت فرمایا ہے مثلاً اشاعۃ الاسلام یا دارالعلوم یا وظیفۂ مصریہ وغیرہ مین اگر اِن سب کو جمع کر لیا جائے تو کُل شرکای ندوۃ العلما کی تعداد ۱۰۳۸۸ ہو جاتی ہے اور یہ تعداد بھی علاوہ اُن حضرات کے ہی جو خلوص اور ہمدردی کی راہ سے سفر کی زحمتین اُٹھاکر دور دراز مقامات سے ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے مین تشریف لائے اور شریک ہوئے مگر کسیوجہ سے چندۂ ممبری نہین دیسکے۔

نوین گوکہ ندوۃ العلما کے مقاصد و فوائد کی اشاعت کے لیے اِس سال دورے نہین کیئے گئے مگر خط و کتابت سے جہانتک ہوسکتا تھا اسمین دریغ نہین کیا گیا چنانچہ موصولہ اور مجاریہ خطوط کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

غرۂ شوال ۱۳۱۴ھ سے سلخ رمضان ۱۳۱۵ھ تک موصولہ خطوط کی تعداد (۴۶۹۴) اور

مجاریہ خطوط کی تعداد (۲۵۱۵) اور مجاریہ رسائل کی تعداد (۱۲۶۸) ہی۔

دسوین۔ جمعخرچ کے نقشون سے یہ بات معلوم ہوجائیگی کہ سال زیر بیان مین آمدنی کی نسبت سے خرچ بہت کم ڈالا گیا ہے اور حتی الامکان کفایت شعاری کے اصول کو ہاتھ سے نہین چھوڑا گیا کیونکہ سال زیر بیان مین کل آمدنی مع بقایای سالگذشتہ کے آٹھ ہزار تین سو چھیاسی روپے پندرہ آنے نو پائی ([illegible]) ہوئے ہین اور کل خرچ اِس سال کا تین ہزار نو سو چھیالیس روپے پانچ آنے نو پائی ([illegible]) ہے اِس حساب سے سال تمام پر چار ہزار تین سو بانوے روپے دس آنے ([illegible]) تحویل مین باقی رہے اسمین چار سو اُنیس روپے سات آنے تین پائی ([illegible]) دار العلوم کا ہی اور پانسو پچپن روپے نو آنے تین پائی۔ ([illegible]) اشاعة الاسلام کا اور پانسو دس روپے ([illegible]) دار الافتا کا اور دو سو نوے روپے چار آنے ([illegible]) وظیفۂ مصریہ کا اور دو سو اُنیس روپے تیرہ آنے ([illegible]) خزانۂ محمدیہ کا باقی دو ہزار چار سو اٹھتر آٹھ آنے چھ پائی ([illegible]) مصارف دفتر ندوة العلما کے ہین۔

(ملاحظہ ہو نقشۂ جمعخرچ بابت سال چہارم صفحہ ۵۲ تا ۵۵۔

جناب صدر انجمن! جو کچھ مجکو کہنا تھا کہہ چکا اور جو کچھ کارروائی ندوة العلما نے اِس سال کی ہے اُسکو ظاہر کر چکا اب آپ خود اپنی قوت فیصلہ سے اسکا تصفیہ فرما سکتے ہین کہ ندوة العلما پر جو ہمارے احباب الزام دیتے ہین وہ صحیح ہے یا غلط اور ندوے کی یہ شکایت کہ قوم خود ہماری تجویزون کو پورا کرنے کیطرف باوجود تسلیم کرنے کے متوجہ نہین ہوتی بجا ہے یا بیجا۔

حضرات! ندوة العلما کو یارون نے اگر کیمیا گر سمجھ لیا تھا تو یہ اُنکی خوش فہمی ہے۔ اور اگر اسکو زیادہ سے زیادہ بشری طاقتون کا ایک مجموعہ خیال کیا تھا تو بیشک طاقت بشری کے موافق ندوة العلما بہت کچھ کر رہا ہی اور کرے گا اور اگر خدا کو منظور ہے تو اسکی تجویزین ایک دن پوری ہوجائینگی اور اگر خدانخواستہ پوری نہوئین تو بھی ہمنے اپنا فرض ادا کیا اور بقدر ہماری نیتون کے اِسکا ہمکو ثواب ملیگا۔

آخر مین ہم اپنے دوستون سے بھی یہ عاجزانہ التماس کرتے ہین کہ وہ اِس کام کو اچھا سمجھتے ہین تو بجاے شکوہ وشکایت کے ہماری مساعدت کرین اور جو کام ہم نہین کرسکتے اسکو وہ انجام دین ورنہ دوستی کے پردے مین وہ کام کرنے والون کو کیون دلسرد کرتے ہین ؎

یہ کہانکی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح — کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل نے تحریک کی کہ یہ کارروائی رویداد سے علحدہ بھی چھپوا کر شائع کیجائے۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اسکی تائید کی اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی۔

تجویز مقام دارالعلوم

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے تحریک پیش کی کہ دارالعلوم بجاے دہلی کے لکھنؤ مین قائم کیا جاے۔ اِس تحریک کو پیش کرتے وقت مولوی صاحب ممدوح نے مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی

حضرات! ندوۃ العلما کو قائم ہوے اب کئی برس ہوگئے اور اُسکے اجلاسون مین متعدد تجویزین بھی منظور ہوئی ہین لیکن افسوس ہے کہ اسوقت تک ان تجاویز کے متعلق ایسی کارروائی عملی نہین کیگئی جو انکی شان کے مناسب ہو۔ اگرچہ گذشتہ سالانہ جلسے مین جناب ناظم صاحب کی رپورٹ پر ریمارک کرتے وقت واقعات کی مدد سے مین نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ندوۃ العلما عملی کارروائی مین مصروف ہو لیکن اب ایک سال اور گذر جانے پر مین خود ان عملی کارروائیون کو قابل تسکین خیال کرنے پر آمادہ نہین ہون۔ اِس سال مختلف اسباب کی وجہ سے جنکا ذکر مجملاً مطبوعہ خطوط مین کیا گیا ہو، سالانہ جلسہ ملتوی رہا ہو اور اسطرح ملک اور ملت کی ہمدردی اِس

عظیم الشان تحریک کی جانب تازہ رکھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہمارے ہاتھون سے نکل گیا ہی پس اگر ہم عامۂ ملک کو ندوے کی جانب سے مایوس کرنا نہین چاہتے تو ہمکو فوراً کوئی شاندار علمی کام شروع کر دینا چاہیے -

ندوۃ العلما نے جو تجویزین پیش اور پاس کی ہین اُنمین سب سے زیادہ مہتم بالشان دارالعلوم قائم کرنا ہی معہد الاشاعۃ الاسلام کے متعلق کارروائی بعض مصالح کی بنا پر ملتوی بھی رکھی گئی ہے پس میرے خیال مین اس جلسے کو اور تمام ارکان ندوۃ العلما کو اپنی توجہ دارالعلوم کی جانب مبذول فرمانی لازم ہے گذشتہ سالانہ جلسے مین یہ امر بحث کے واسطے پیش ہوا تھا کہ دارالعلوم کہان قائم کیا جائے اور کسیقدر بحث کے بعد یہ قرار پایا تھا کہ دہلی مین دارالعلوم قائم ہو -

حضرات! ہر بات کی خاص خاص شکلین اور ہر کام کے خاص خاص معاون اسباب ہوتے ہین ہمارا دل یہی چاہتا ہے کہ دارالعلوم دہلی مین ہو مگر سال بھر گذر لینے پر بھی ہم اپنی تحریکون کا اثر دہلی مین نہین پاتے اور ہم مین سے اکثر وہان علمی کارروائی کرنے سے قاصر ہین اور حق یہ ہے کہ جبتک متفقہ کوشش اس کام مین جانفشانی نہ کرے اُسوقت تک دو چار ارکان اگرچہ وہ کیسے ہی ذی اثر اور رفیع کیون نہون اس بار عظیم کے متحمل نہین ہو سکتے اور اور بیشک اُنکے سر اتنا بڑا بوجھ رکھدینا انصاف سے بعید ہے - یہ اسباب ہمکو بیدست و پا سا کر رہے ہین اور ہمکو فوراً علمی کارروائی شروع کر دینے کی ضرورت ہی - لہذا مین یہ راے دیتا ہون کہ دارالعلوم کے قیام کے لیے ہمکو افسوس و حسرت کے ساتھ شاہجہان آباد سے اپنا خیال ہٹا لینا چاہیے اور دوسرے موقع کو پسند کرنا ضرور ہے لکھنؤ کا نام ہمیشہ دہلی کے ساتھ اس تجویز مین لیا گیا ہے اور میرے خیال مین لکھنؤ مین ایسے اسباب مہیا ہین جنسے ہم جلد کام لے سکتے ہین - اور میری ناقص راے مین اگر اس جلسے نے یہ تغیر مقام منظور کر لیا تو ہم اسی ہفتے مین اپنے آپ کو دارالعلوم کی علمی کارروائی کے میدان مین پائین گے - لہذا مین یہ گذارش کرتا ہون

کہ بجائی دہلی کے لکھنؤ قیام دارالعلوم کیلیے منظور فرمایا جائے مجکو امید ہے کہ ہمارے دہلی کے ارکان خاص وجنکی نظر وسیع اور اسلامی ہمدردی مقامی خصوصیات سے پاک ہی) ہمارے اِن عذرات کو نظر قبول سے ملاحظہ فرمائینگے اور اُنکی ہمدردی ندوے کے ساتھ ویسی ہی دلی رہیگی جیسی اب تک رہی ہے۔

مولوی حاجی یونس خانصاحب رئیس دتاولی نے اسکی تائید کی مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسۂ المؤرہ نے فرمایا کہ جب ایک مرتبہ جلسۂ عام مین یہ طے ہوچکا ہے کہ دارالعلوم دہلی مین قائم ہو تو اب منظور شدہ تجویز مین ترمیم کرنا مناسب نہین۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اسکی تائید کی اور تائید کرتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

گذشتہ سال کے جلسۂ عظیم الشان شہر میرٹھ مین مابین مولانا مولوی عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی و مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی ہر دو جلسۂ خاص و عام مین باہم حضار جلسہ کے گفتگو اور بحث درباب ترجیح شہر لکھنؤ و دہلی بتفصیل مع دلائل ہوتی رہی۔ آخرالامر مجمع عام مین مولوی شاہ سلیمان صاحب نے اپنے دعوے کو جو اولاً لکھنؤ کو مقام دارالعلوم کیلیے مرجح سمجھتے تھے واپس لیا اسوقت حضار جلسہ مین سے کسی نے مخالفت پر لب کشائی نکی بلکہ اکثر حضرات نے اسپر مسرت ظاہر فرماکر تائید کی گویا کل حضار جلسہ نے اس تجویز کو کہ دارالعلوم شہر دہلی مین ہو متفق الالفاظ مان لیا اور رویداد بھی متعلق اس جلسے کے جو طبع ہوئی ہے وہ اسی مضمون پر مشتمل ہے اب ایسے امر قرارداده سے جو ملک مین مشہور ہوچکا ہے ندوۃ العلما کا بازگشت کرنا اوسکی شان وشوکت سے بمراحل بعید ہے۔

حضرات! ایسے شہر گرامی و مقدس کو کہ ہمیشہ سے منبع کمالات صوری و معنوی رہا ہو

بلا وجہ وجبیکے چھوڑ دینا ہرگز پسندیدہ نہین اگر اس عرصے مین اکابر ورؤساے دہلی ذی آپ کے ساتھ دربارۂ مقاصد خصوصًا دار العلوم گرمجوشی نہین فرمائی - آپ نہایت استقلال سے بذریعۂ قوت علمی و سحر البیانی کے توجہ اور جوش دلائیے کم از کم اسقدر تو ہونا چاہیے کہ ایک وفد معززین ندوہ کا مقام دہلی پہونچکر اصل حقیقت کو معلوم کرکے اور اپنے مقاصد متعلق ندوہ کا فیصلہ کرے یا دوسری شکل یہ ہے کہ بذریعۂ ایک تحریر خاص کے لئیے استفسار کیا جائے - ایسے معاملات مین تعجیل مناسب نہین ہی -

حضرات ! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر بفرض محال دہلی والے متوجہ بھی نہون تب بھی ہمکو استقلال سے متوکلًا علی اللہ دہلی ہی مین دار العلوم قائم کرنا چاہیے کسواسطے کہ جو امر ایک مرتبہ قرار پا چکا ہو اُس سے پھرنا علو ہمتی اور مردانگی کے خلاف ہی چونکہ یہ ہمارا مدرسہ ملکی فوائد سے متعلق ہے لہذا ہمکو امید قوی ہے کہ پوری اعانت ملک ہی سے ہوگی -

اِسکے بعد مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم نے حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی

تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما

مولانا غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے اپنی تقریر مین جو وجوہ اختلاف کے بیان کیے ہین وہ نہایت نیک نیتی پر مبنی ہین مگر مولانا نے شاید اِسپر غور نہین کیا کہ دار العلوم کے لیے کسی مقام کا انتخاب ایسا سہل نہین ہے جو فلتۃً طے ہو جانے سے طے ہو سکے بلکہ اِس دیرپا یادگار کے لیے مقام منتخب کرتے وقت تمام پہلوؤن کو نظر غائر سے دیکھنے کی حاجت ہی - حضرات ! دار العلوم کا صرف قائم ہی کر دینا ہمارے پیش نظر نہین ہے بلکہ ہم اسکے لیے ایسا مقام منتخب کرنا چاہتے ہین جہان ایک ایسا مدرسہ سرسبز و شاداب رہ سکے - اور آیندہ چلکر اُس کھیت کیطرح نہ مُرجھا جائے جو چند روز تک لہلہا کر آخر الامر زمین کی ناموافقت اور مزارعین کی غفلت اور پانی کی قلت و نایابی کی وجہ سے مُرجھا کر رہگیا ہو اسلیے منتظمین

ندوۃ العلما کو بہت غور و فکر سے اسکی بنا ڈالنی چاہیے اور ایسے مہتم بالشان کامون مین اس بات کی پابندی نہ کرنی چاہیے کہ پہلے اسکی نسبت کوئی امر طے ہو چکا ہے۔ اسوقت ایک تجویز مین رد و بدل کرنا آسان ہے پھر بعد کو اس غیر ضروری پابندی کے نتائج بد کو گوارا کرنا مشکل ہے۔ اسیوجہ سے **مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیر آبادی** نے باوجودیکہ دہلی مین دار العلوم قائم کرنے کے محرک وہی تھے (دیکھو روداد سال چہارم صفحہ ۵۱) اپنی تجویز سابق کو ان الفاظ مین واپس لیا ہے کہ "ارکان ندوۃ العلما کو اپنی تجویز سابق کی پابندی ضرور نہین جہان انفع معلوم ہو وہان دار العلوم قائم کیا جائے۔ پس اسمین کچھ شبہہ نہین کہ دہلی باعتبار مرجعیت اور وضعداری کے دوسرے شہرون سے مرجح ہے مگر ان دقتون کے لحاظ سے جو وہان دار العلوم قائم کرنے کے ساتھ ہی پیدا ہونگی اور کیا عجب ہی کہ عرصے تک دار العلوم کو صرف خیالی دار العلوم رکھین اور اس مفید تجویز کا قوت سے فعل مین آنا ملتوی رہے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ بالفعل اسکے سامان مہیا ہون یا آسانی مہیا ہو سکین اور اس کام کے شروع کرنے مین کوئی دقت بھی نہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ **مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما** جنسے زیادہ کسیکو اسکے ساتھ دلسوزی نہین ہی وہان رہکر اس کام کو کر سکین وہین پر دار العلوم قائم کیا جائے اور اسکی قطعاً پروا نکیجائے کہ پہلے کیا تجویز ہو چکا ہے کیونکہ یہ کوئی فرضی اور خیالی تجویز نہین ہے کہ یون ہو گیا یون ہی سہی۔ نہ شاعرانہ مضمون ہے جسکا موزون ہو جانا کافی سمجھا جائے یہ عملی کارروائی ہی جسکو سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے تاکہ آیندہ کوئی دقت پیش نہ آئے اور غالباً **مولوی غلام محمد صاحب** بھی اسبات پر غور کرین گے تو اسی صورت کو پسند کرین گے جس سے دار العلوم کی تجویز جلد عمل مین آسکے۔

اسکے بعد **خان بہادر منشی اطہر علی صاحب** وکیل نے یہ ترمیم پیش کی کہ دہلی کے ارکان خاص کو اس تجویز سے اطلاع دیجائے اگر ایک مہینے کے اندر ایسے اسباب وہان

مہیا ہو جائین جنسے ندوة العلما دار العلوم کی علمی کارروائی شروع کرسکے تو بہتر ہے ورنہ لکھنؤ مین دار العلوم قائم کیا جائے مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری اور مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس مدرسۂ فتحپور نے اِسکی تائید کی۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوة العلما نے اختلاف کیا اور وجوہ اختلاف کے حسب مندرجۂ ذیل بیان کیے۔

تقریر مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوة العلما

میرے نزدیک اس تجویز کا مُلتوی کرنا نامناسب اور بالکل غیر مفید ہے ایک مہینے کے بعد پھر جلسہ کرنے کی ضرورت ہوگی اور اسکی اُمید نہین کہ ارکان ایک مہینے کے بعد ہی پھر سفر کی زحمتونکو گوارا کرین گے علاوہ صرف کثیر کے اسمین جو کچھ دقتین پیش آتی ہین اونسے مین خوب واقف ہون۔

علاوہ اِسکے اسوقت دار العلوم کے متعلق جو جوش ارکان مین پیدا ہوگیا ہے اس سے کام نہ لینا اور ایک مہینے کے بعد پھر از سرنو اِسکی کارروائی کرنا دقتون سے خالی نہین ممکن ہی کہ اسوقت جو خیالات لوگون کو پیدا ہوگئے ہین اُنسے وہ مفید نتیجہ حاصل ہو جو ایک مہینے کے بعد نہو سکے۔

اِسلیے میری راے یہ ہی کہ دار العلوم کیلیے اسوقت کوئی مقام طے کردیا جائے خواہ دہلی ہو یا لکھنؤ تاکہ پھر بلا انتظار اِسکی علمی کارروائی شروع کردیجائے۔

صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ اِس مسئلے پر مباحثہ بہت ہوچکا ہی اسلیے اب ائین لیکر کثرت آرا پر اسکا فیصلہ ہو جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے اس بات پر رائین لیگئین کہ دار العلوم کے مقام کے نسبت اِسیوقت طے کردیا جائے یا یہ تجویز دوسرے وقت پر ملتوی رکھی جائے کثرت آرا سے طے ہوا کہ اِسکے نسبت اسیوقت طے کردیا جائے۔

اسکے بعد اس بات پر رائین لیگئین کہ دار العلوم دہلی مین قائم کیا جائے یا لکھنؤ مین "
کثرت آراسے طے ہوا کہ لکھنؤ مین قائم کیا جائے۔ اسکے بعد صدر انجمن صاحب نے حسب
مندرجۂ ذیل تقریر بیان کی۔

تقریر مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن جلسۂ پنجم ندوۃ العلما

گو کہ سال گذشتہ مین یہ تجویز منظور ہو چکی تھی کہ دار العلوم دہلی مین قائم ہو مگر جلسۂ عام
مین ارکان انتظامیہ کو اسپر غور کرنے کا موقع نہین ملا تھا اسکے بعد ایک سال تک برابر وہ
غور کرتے رہے اور بیشک انکا اس بارے مین غور کرنا اور جلسون مین بار بار اسکا پیش
کرنا حق بجانب ہی اسلیے کہ یہ عملی کارروائی ہے اور اسکا مدار صرف شیرین بیانی پر نہین
ہے چنانچہ اس جلسے مین بھی یہ تحریک پیش ہوئی اور نہایت نیک نیتی سے اسپر مباحثہ
ہوا اور آخر کو کثرت آراسے یہ فیصلہ ہو گیا کہ دار العلوم لکھنؤ مین قائم ہو۔ خدا کو اسیمین کچھ
بہتری منظور رہے اب ارکان ندوۃ العلما کو نہایت محنت اور کوشش کے ساتھ اس
کام کو شروع کرنا چاہیے۔

مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس الموڑہ نے تحریک کی کہ اب ہم سب کو
اسکے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اسمین اللہ تعالے خاطرخواہ کامیابی عطا فرمائے اسکے بعد
تمام حاضرین نے نہایت خلوص نیت سے دعا کی۔

تجویز افتتاح درجہ ابتدائی دار العلوم

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے یہ تحریک پیش کی کہ
بالفعل دار العلوم کا ابتدائی درجہ وسیع پیمانے پر کھولا جائے پھر بتدریج اسکے اور درجے کھولے
جائین " اس تحریک کو پیش کرتے وقت مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

حضرات ! اِس سال جلسۂ سالانہ بعض ضروری اور قابل لحاظ مصلحتون کی وجہ سے ملتوی رکھا گیا - مگر چونکہ ارکان ندوۃ العلما مین سے اکثر چیدہ رُکن اِس جلسے مین موجود ہین اِس وجہ سے امید ہے کہ عملاً یہ جلسہ بھی کم وقیع ثابت نہو گا -

ندوے کو قائم ہوئے کئی برس ہوگئے اور اِسکے مقاصد کا غُلغلہ دور دور پہونچ چکا ہے قوم اور ملک کو اِن مقاصد کے عمل پذیر ہونے کی سخت آرزو ہے اور اگر گستاخی معاف ہو تو اب کسیقدر مایوسی آمیز بدگمانی کی نظرین ہماری کارروائیون پر بھی پڑنے لگی ہین - معہذا اِس سال جلسۂ سالانہ ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ بھی ایک ذریعہ اور بڑا ذریعہ خیالات مین گرمی اور سرگرمی قائم رکھنے کا تھا - اِن وجوہ سے ضرور ہے کہ یہ جلسہ متفرق ہونے سے پیشتر اِس امر کا قطعی فیصلہ کردے کہ فلان کام شروع کر دیا جائے - اور قوم کے سامنے ہم اہل عمل کی حیثیت سے پیش ہوجائین - جو مقاصد ندوۃ العلما کے پیش نظر ہین اُنمین سے اشاعۃ الاسلام پچھلے جلسون مین خاص خاص وجوہ کی بنا پر ملتوی ہو چکا ہے اور دار الافتا مین گو بوجہ ضرورت کے ایک مفتی رکھلیے گئے ہین - مگر جس پیمانے پر اسکا کھولنا مقصود ہے وہ بعض وجوہ سے ایک وقت خاص پر موقوف ہے پس ایک تجویز (جو نہایت ضروری ہے) دار العلوم کی باقی رہی ہے - لہذا مین یہ التماس کرتا ہون کہ اِس تجویز کے متعلق جلد کارروائی شروع کر دیجائے -

حضرات ! یہ تجویز بہت عالیشان ہے اور بڑے سرمائے کی اِسکے لیے ضرورت ہے کوئی بڑا کام دنیا مین ایک ساتھ نہین ہوجاتا رفتہ رفتہ چھوٹے بڑے ہوتے ہین اور چشمے دریا بنجاتے ہین ہمکو بھی دار العلوم چھوٹے پیمانے پر شروع کر کے اسکی تکمیل کی فکر کرنی چاہیے یہ مناسب ہوگا کہ بالفعل درجۂ ابتدائی (اُس شہر مین جہان دار العلوم قائم ہو) کسی موقع کے

کرایے کے مکان مین کھولدیا جائے اُمید ہے کہ قوم پر اسکا اثر زیادہ ہوگا اور وہ دل سے
اس کام کی جانب توجہ فرما کر چندے سے مدد کرینگے اور ان کو یہ اطمینان ہوجائے گا
کہ ندوۃ العلما نے قول کی چاردیواری سے نکلکر عمل کے وسیع میدان مین قدم رکھا۔ اور
اسطرح جو مایوسی ہماری طرف سے دلون مین پیدا ہوچلی ہے وہ اُمید سے بدل جائیگی
مولوی سیّد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے اِسکی تائید کی اور تائید
کرنے کے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما

اِسوقت جو تحریک پیش ہوئی ہے وہ بہت قابل لحاظ ہے اور مین سمجھتا ہون کہ اِس
تحریک سے اگر قطع نظر کیجائے تو دارالعلوم کے عملی کام شروع کرنے کی اور کوئی صورت
نہین ہے کیونکہ دنیا مین جسقدر بڑے بڑے کام آج آپ دیکھ رہے ہین ہمیشہ وہ اپنی ابتدائی
حصّے سے شروع کیے گئے ہین یہ کہین نہین ہوا کہ کوئی عالیشان عمارت یک بیک بنکر تیار
ہوجائے۔ ہندوستان کی قومی یادگارون مین سب سے زیادہ علیگڑھ کالج اور اسلامیہ
کالج لاہور کا نام لیا جاتا ہے لیکن وہ بھی ابتدا مین موجودہ حالت کے ساتھ قائم نہین ہوئے
پہلے اِسکول کھولے گئے اُسکے بعد بتدریج کالج بنائے گئے۔

علاوہ اِسکے دارالعلوم کے تمام درجون کو اسیوقت کھول دینے مین جو دقتین ہین انکو
بھی پیش نظر رکھنا چاہیے یہ ممکن ہے کہ دس لاکھ کا سرمایہ جمع ہوجائے اور دارالعلوم کے
درجۂ ابتدائی اور درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل اپنی عالیشان عمارت اور دارالمقامہ اور
مسجد اور کتب خانہ اور دیگر ضروریات کے ساتھ کھولے جائین۔ مگر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ
جو قواعد اِسکے لیے تجویز کیے گئے ہین اور جنکی بنا پر ہمکو دارالعلوم سے بہبودی کی اُمید ہے
انکا عملدرآمد پورا پورا اسیوقت سے ہوسکے اِسلیے کہ درجۂ ابتدائی کے طلبہ تو اِسوقت ہمکو

بہت مِلسکتے ہین مگر درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل کے طلبہ قواعد مجوزہ کے موافق کہان سے آئینگے پھر اگر بلا لحاظ قواعد داخلہ کے ہر قسم کے طلبہ لیلیے گئے تو علاوہ خلاف ورزی قواعد کے وسیع پیمانے پر کھولنے سے جو مقصود ہے وہ حاصل نہوگا اور دارالعلوم کی کامیابی کا کوئی اعلےٰ نمونہ ہم نہ دکھلا سکین گے اور اگر قواعد داخلہ مین توسیع نہ کیگئی تو ایک مدت تک درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل کے مدرسین بیکار رہینگے اسیلیے مناسب ہوکہ پہلے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کھولے جائین پھر رفتہ رفتہ باقتضاے وقت وضرورت درجۂ فضیلت و درجۂ تکمیل کھولا جائے۔

اِس طریقے سے دارالعلوم کو ترقی دینے مین چند فائدے بھی ہین اوّلاً جس کام کی ابتدا ہم ایک مدت تک نہین کرسکتے اُسکو جلد شروع کردین گے اور کام شروع کرنے کے بعد چندے کی فراہمی بآسانی ہوسکے گی ثانیاً ملک مین جو ہر طرف سے ندوے پر الزام قائم کیا جاتا ہے کہ " وہ بھی کانفرنس کیطرح سے کوئی عملی کام نہین کرتا (گویہ الزام غلط ہی) رفع ہوجائے گا ثالثاً جسوقت طلبا درجۂ ابتدائی مین کامیاب ہوجائین گے تو ہم ایک اور درجہ (درجۂ فضیلت) کھولدین گے اسیطور پر درجۂ تکمیل ایک وقت پر کھلجائیگا اور اسی طریقے سے بہت سی غلطیون سے ہم محفوظ رہین گے جو ابتدائی کامون مین ہمیشہ پیش آتی ہین علاوہ اسکے شروع سے طلبہ کی نگرانی اور تربیت سے ایک بینظیر نمونہ ملک و قوم کے سامنے پیش کیا جاسکے گا۔

بہر حال سب سے زیادہ مناسب اور مفید طریقہ یہی ہے کہ اسوقت ابتدائی درجے دارالعلوم کے کھولے جائین اور آج کے ہوتے ہوئے کام کو کل پر نہ اُٹھا رکھا جائے

تمام حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی کہ بالفعل دارالعلوم کے ابتدائی درجے کھولے جائین اور تا تعمیر مکان مدرسہ کرائے کے عمدہ مکان مین اِسکا انتظام کیا جائے۔

اسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک پیش کی کہ ندوۃ العلما کی طرف سے ایک وفد روسای لکھنؤ کی خدمت مین بھیجا جائے وہ وہان پہونچکر دار العلوم کیلیے زمین تجویز کرکے اُسکو حاصل کرے اور بالفعل کام شروع کرنے کے لیے کوئی مکان پسند کرے مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے اسکی تائید کی اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی۔

اسکے بعد باتفاق آرا مفصلۂ ذیل حضرات اس غرض کیلیے منتخب کیے گئے جو لکھنؤ تشریف لیجائین۔ مولانا مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی۔ مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری۔ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسہ عالیۂ رامپور۔ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی۔ اور یہ طے ہوا کہ درصورت موانع کم از کم پانچ حضرات کی شرکت سے وفد کا نصاب پورا ہوسکتا ہے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس دوم

منعقدۂ ۱۵ شوال ۱۳۱۵ھ مطابق ۹۔ مارچ ۱۸۹۸ عیسوی

روز سہ شنبہ وقت ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہان پور

اجلاس کی باقاعدہ نشست کرنے کے بعد شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی نے کھڑے ہوکر مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال پرافسوس ظاہر کیا اور تحریک کی کہ اُنکے واسطے دعاے مغفرت مانگی جائے۔ تحریک کرتے وقت اُنھون نے مندرجہ ذیل تقریر بیان کی۔

تقریر مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

قبل اسکے کہ آج اور کوئی کارروائی شروع کیجائے ایک افسوسناک لیکن ناگزیر اور ضروری کام ندوے کے سامنے ہے۔ آپ صاحبون کو شاید معلوم ہوکہ مولانا شاہ امانت اللہ صاحب نے جو ایک مشہور اور معروف بزرگ اور ہماری مجلس ندوۃ العلما کے بہت بڑے رُکن اور معاون تھے چندروز ہوئے دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرمایا مولانای مرحوم کے اوصاف و فضائل کی تفصیل اسوقت بیان نہین کیجا سکتی لیکن اسقدر کہنا ضروری ہے کہ مولانا مین ایسی بہت سی خصوصیات تھین جنکی وجہ سے وہ تمام علما کی جماعت مین ایک ممتاز اور جداگانہ حیثیت رکھتے تھے۔ وہ جس عظمت و شان خودداری اور پاس وضع بلند نظری اور عالی حوصلگی سے بسر کرتے تھے اس سے اسلامی شان کا جلوہ نظر آتا تھا۔ جب وہ وعظ و تبلیغ کی ضرورت سے سفر کرتے تھے توجسطرف اُنکا گذر ہوتا تھا ایک غلغلہ پڑجاتا تھا اور غیر مذہب والون پر اُسکا اثر پڑتا تھا۔ وہ ندوۃ العلما کے بہت بڑے قوت بازو تھے اکثر جلسون مین تشریف لاتے تھے ندوے کے وفود کے ساتھ سفر کرتے تھے اور جب ندوے نے غازی پور کا سفر کیا تو مولانا نے جس عظمت و شان سے ندوے کی جماعت کا استقبال کیا کسی بڑے سے بڑے حاکم یا افسر کو بھی کسی موقع پر یہ بات نصیب نہین ہوگی مولانا ے مرحوم کی ذات سے ندوے کی بہت سی اُمیدین وابستہ تھین لیکن افسوس ہی کہ ہماری بدقسمتی سے موت نے سب کا خاتمہ کردیا لیکن جہان ہمکو مولانا کے

بیوقت انتقال کرنیسے سخت صدمہ پونہچا ہی۔ یہ بات تسلی اور اطمینان کے قابل ہی کہ اُنکے فرزند رشید مولوی شاہ ابو الخیر صاحب جو اس موقع پر تشریف رکھتے ہین مولانای مرحوم کے ایسے قایم مقام ہین جنسے ہمکو وہی تمام اُمیدین ہین جو مولانائے مرحوم کی ذات سے تھین۔ مولوی ابو الخیر صاحب کی وجاہت فصاحت لسانی۔ صورت شکل۔ لب و لہجہ سے ہر شخص قیاس کرسکتا ہی کہ جسطرح ان ظاہری اور محسوس باتون مین وہ اپنے پدر بزرگوار کے نمونہ اور گویا اُنکی تصویر ہین تو اور تمام محاسن و اخلاق مین بھی وہ سرتاپا مولانای مرحوم کے نظیر ہونگے یہی وجہ ہے کہ غازیپور مین جو مولانا کا محل اقامت تھا مسلمانون نے اُنکو مولانای مرحوم کا سجادہ نشین تسلیم کیا اور خاص غازیپور کے لوگونسے زیادہ کوئی شخص قایم مقامی کے حق کا اندازہ نہین کرسکتا ہی۔ مولوی ابو الخیر صاحب کو ندوہ کے اجلاس مین ہم اُسی حیثیت سے دیکھتے ہین جسطرح اُنکے والد بزرگوار کو دیکھتے تھے اور اُنکی ذات سے ہمکو وہی تمام اُمیدین ہین جو مولانای مرحوم کی ذات سے تھین۔ آخر مین مین یہ تحریک پیش کرتا ہون کہ ندوہ کی طرف سے اظہار تاسف کے ساتھ مولانائے مرحوم کیلیے دُعای مغفرت کیجائے اور یہ امر جز کارروائی اجلاس ہذا کیا جائے۔

اِس تقریر کے بعد مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی کھڑے ہوئے اور اُنھون نے مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی تائید مین مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی

صدر انجمن و حاضرین جلسہ! مولانا شبلی صاحب نے ابھی جس امر کی تقریر اور تحریک کی ہی کہ مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازیپوری علیہ الرحمہ کی وفات کا افسوس ظاہر کیا جائے۔ مین چند الفاظ مین اِسکی تائید کرنا چاہتا ہون۔ ندوہ ابھی ایک صغیر السن بچہ ہے اس عمر مین اسپر یہ حادثۂ ناگہانی نازل ہوا لیکن ہمکو ایسی حالتون مین شرع نے کوئی چارہ نہین بتایا بجز اِسکے کہ کہین انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاہ صاحب مرحوم نفس الواقع ایک باخدا اور صاف دل بزرگوار تھے اور بعض صفات انکی ذات مین ایسے تھے جنکا نظیر

اِس زمانے مین نہایت کمیاب ہی۔ مولانا ے ممدوح سے اوّل اوّل میری ملاقات لکھنؤ کے جلسۂ ندوۃ العلما مین ہوئی تھی اور پہلے پہلے جو اُنسے گفتگو ہوئی وہ ایک اختلافی گفت گو تھی اور جو صاحب اِس جلسے مین موجود تھے اُنکو بخوبی یاد ہوگا مین اس جلسے مین اصغر القوم تھا اور مین مُقر ہون کہ میری گفت گو کسیقدر ملائمت کے درجے سے متجاوز تھی اور مرحوم مغفور اس جماعت مین سر برآوردہ اور کبیر السن تھے باوجود اِس میری جرأت کے مولانا ے ممدوح مطلق کبیدہ نہوئے بلکہ جب مین اُنکی خدمت مین حاضر ہوا تو نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے جسکا مین سزاوار اپنے کو نہ سمجھتا تھا۔ پھر دوسرے دن اُنھون نے جس کسر نفسی اور فروتنی سے ندوے کو اپنے تمام نزاعات کا حکم قرار دیا اور نزاعات دیرینہ کو جو کہ مابین مسلمانان اِس نواح کی تھی کس خوبی سے طی کر دیا اور آخر وقت تک اُسپر قائم اور ندوے کے جان نثار رہے اور خداے تعالی کے احکام کی تعمیل مین کسی خویش و بیگانے کی موافقت یا مخالفت کی پروا نکی ایسا بےنفس آدمی (جسکا پورا پورا ثبوت جلسۂ لکھنؤ مین آپ دیکھ چکے ہین) مجکو تو آجکل نظر نہین آتا۔ البتہ صحابہ و سلف کے حالات کتب مین دیکھے گئے ہین۔ شاہ صاحب کی یہ فروتنی اور انصاف پسندی واقعی متقدمین کے طریقے پر تھی ایسی نظیرین آجکل دنیا مین بہت کم موجود ہین۔ شاہ صاحب کی وفات کا جسقدر افسوس کیا جائے کم ہے مین آپ صاحبون سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اُنکے واسطے خداے تعالی کی درگاہ مین دعاے مغفرت و ترقی مدارج اُخروی کی فرماوین۔

اِس تقریر کے بعد تمام حاضرین نے اِس سے اتفاق کیا اور مولانا ے مرحوم کیلیے دعاے مغفرت بڑے خلوص سے مانگی گئی۔

تجویز ارسال عرضداشت بخدمت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمالی و مغربی و اودھ

خان بہادر منشی ظہور علی صاحب وکیل لکھنؤ نے یہ تحریک کی کہ جو یادداشت جلسۂ انتظامیہ نے

اِس غرض سے مرتب کی تھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمالی و مغربی و چیف کمشنر اودھ کی خدمت مین مع نقل دستور العمل ندوۃ العلما کے بھیجی جائے اور اُنسے درخواست کیجائے کہ وہ وفد ندوۃ العلما کی ملاقات کیلیے کوئی وقت مقرر فرمائین اور جب وہ وقت مقرر کردین تو ندوۃ العلما کی طرف سے ایک جماعت اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر مقاصد و اغراض ندوۃ العلما کے بیان کرے اور اُنکو اطمینان دلائے کہ ندوۃ العلما کو سیاست مدن سے کوئی تعلق نہین ہے اِس کارروائی کی یہ جلسہ اجازت دیتا ہے۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل نے اِسکے متعلق نہایت شرح و بسط کے ساتھ گفتگو کی تھی جسکا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ

اے حضرات! آپکو معلوم ہی کہ اِس زمانے مین ہمارے ملک مین بعض نافہم ناعاقبت اندیش مسلمانون کے حرکات سے ایک کیفیت خاص ملک مین پھیلی ہوئی تھی جس سے عوام مین یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہماری گورنمنٹ عموماً مسلمانون سے بیزار ہے اور اس کیفیت کا اثر خاص کر طبقۂ علما پر پڑتا تھا۔ ندوۃ العلما کے بعض دوراندیش حضرات نے اِس کیفیت واہیات اور غلط کے دور کرنے کی نظر سے اور جو اندیشہ اِس خیال کے غالب ہونے سے ہمارے اِس جلسۂ ندوۃ العلما پر پہونچ سکتا تھا رفع کرنیکے تصور مین یہ تجویز کیا کہ ایک درخواست جسمین ندوۃ العلما کے گذشتہ سالانہ جلسون کے مختصر حالات ہون جسکے دیکھنے سے ایک صحیح تصویر کا خاکہ ذہن مین گذر جائے لکھی جائے اور وہ درخواست نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی خدمت عالیہ مین مع نقل دستور العمل ندوۃ العلما کیطرف سے روانہ کیجائے اور اُسمین یہ خواہش ضرور ظاہر کیجائے کہ ہمارے چند اراکین انتظامیہ کو کسی موقع پر اجازت حاضری کی دی جائے کہ وہ بہ حیثیت وفد ندوۃ العلما کی جانب سے حاضر ہوکر عرض حال کرین اور یہ بھی انہین حضرات نے تجویز کیا تھا کہ بعد درستی ایسی درخواست کے مین اِسکو ابتداءً نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضور مین پیش کرون

مین نے قبل اسکے کہ یہ درخواست اور دستورالعمل زبان انگریزی مین تیار ہو نواب ممدوح الشان سے بمقام الہ آباد آخر نومبر ۱۹۰۸ء مین ملازمت حاصل کی اور ندوۃ العلما کے مختصر حالات اور اسکا مقصد اصلی زبانی گوش گذار کیا اور ایسی درخواست کے پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے نہایت متانت و دلچسپی سے میری عرض کو سُنا اور فرمایا کہ مین بعد ملاحظہ درخواست و دستورالعمل کے اپنی رائے ظاہر کرونگا چنانچہ ایک درخواست لکھی گئی اور زبان انگریزی مین مع دستورالعمل کے ترجمہ کرا کے چھپوائی گئی تاکہ اسکے ملاحظے مین کوئی دقت اور بار نہو۔ اِسوقت وہ درخواست اور دستورالعمل مطبوعہ آپ کے ملاحظے کے واسطے مین پیش کرتا ہون اگر جلسہ ارکان انتظامیہ کی اس تجویز کو پسند کرے اور یہ درخواست بھی پسند ہو تو یہ درخواست مع دستورالعمل کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت مین پیش کیجائے اور اگر ارشاد ہو تو وہ درخواست اسوقت جلسے مین پڑھکر سُنا دون اِسکے بعد خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے اُس درخواست کو پڑھکر سنایا۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے اِسکی تائید کی اور یہ تحریک بلاخلاف منظور ہوئی۔

اِسکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے یہ تحریک کی کہ اِس یادداشت کو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ کی خدمت مین خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل اور خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ اسسٹنٹ سکریٹری انجمن تعلقداران اودھ پیش کرین۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تائید کی اور یہ تحریک بھی بلا اختلاف منظور ہوئی۔

صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ ایک ایک نقل اس تجویز کی خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کے پاس بھیجی جائے۔

اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک کی کہ دارالعلوم کے

ابتدائی درجے کے یکسالہ مصارف کا اسوقت انتظام ہونا چاہیے خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے اسکی تائید کی اور سب نے بالاتفاق منظور کیا۔

مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے کہا کہ علما پر یہ الزام دیا جاتا ہے کہ وہ خود کسی کام کو اپنے روپے سے نہین کرتے اسواسطے مین یہ تحریک پیش کرتا ہون کہ درجۂ ابتدائی دارالعلوم کے ابتدائی مصارف کے متکفل ارکان انتظامیہ ہوجائین۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب صدرنشین اجلاس پنجم نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق یہ منظور ہوا کہ ارکان انتظامیہ سے اسکی درخواست کیجائے انکے سوا اور جو حضرات اسکے لیے چندہ دینا چاہین وہ بھی شکرگذاری کے ساتھ قبول کیا جائے۔ اسکے بعد فہرست چندے کی کھولی گئی اور اسوقت جو ارکان انتظامیہ و دیگر معززین موجود تھے اُنھون نے حسب تفصیل ذیل چندہ دینا منظور کیا۔

مولوی مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور	ماہر	مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	صہ
مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی۔	ماہر	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری	صہ
خان بہادر منشی اطہر علیصاحب وکیل لکھنؤ۔	ماعہ	مولوی مشتاق علی صاحب مدرس فیض آباد	عہ
مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور	عہ	مولوی حکیم رونق علی صاحب رُدولوی۔	عہ
مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس کانپور	عہ	مولوی محمد داؤد صاحب وکیل کونڑہ ضلع	
شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی	ماہر	مرزاپور۔	عہ
مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	صہ	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس الموڑہ	صہ

تجویز انتظام تعلیم دینیات متعلق گورنمنٹ اسکول کانپور

سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک پیش کی کہ گورنمنٹ اسکول کانپور کے طلبا کو دینیات کی تعلیم دلانے کا ندوۃ العلما کی جانب سے انتظام کیا جائے"۔ اسکو پیش کرتے

وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما

عرصے سے مسلمانون کو یہ تمنا تھی کہ جو مسلمان طلبہ گورنمنٹ اسکولون مین انگریزی پڑھتے
ہین اور کثرت خواندگی سے اُنکو اسقدر وقت نہین ملتا کہ دینیات کی تعلیم پا سکین اِنکے لیے
گورنمنٹ اپنی مہربانی سے ایسا وقت دے کہ جسمین وہ انگریزی تعلیم کے ساتھ دینیات سے
بھی متمتع ہون یہ تجویز بظاہر ایسی دشوار معلوم ہوتی تھی جسکے پورا ہونے سے لوگون کو یاس
ہو چکی تھی تاہم مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ کی محنت اور کوشش سے
گورمنٹ نے نہایت وسعت کے ساتھ تمام وہ منظوریان دیدین جنکی خواہش کیگئی تھی۔
لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے کہ باوجود اظہار تمنا کے ابتک مسلمانون نے کوئی عملی
کارروائی اِسکی نہین کی۔

سال گذشتہ کے اجلاس عام مین یہ تجویز اس غرض سے پیش کیگئی تھی کہ ندوۃ العلما
اِسکے نسبت اپنی پسندیدگی ظاہر کرے تاکہ عام طور پر مسلمانون کو اِسکے عملدرآمد کا خیال پیدا ہو
مگر باوجودیکہ ندوۃ العلما نے اِسکے پسندیدہ ہونے کو علانیہ ظاہر کیا اس سال بھی کہین سے
یہ صدا نہین آئی کہ اس تجویز کا عملدرآمد فلان ضلع مین کیا گیا ہے اِسلیے مناسب ہی کہ ندوۃ العلما
اپنے اہتمام سے کانپور مین اس تجویز کو عمل مین لائے تاکہ دوسرے ضلاع کے مسلمانون کے
لیے نظیر ہو اور اسکا عملدرآمد شروع ہو جائے۔

اتفاق سے کانپور کے انگریزی خوان طلبا کی ایک درخواست بھی آئی ہے جسکو
منظور کرنا میرے نزدیک مفید اور ضروری ہے اِسلیے مین تحریک کرتا ہون کہ اِسکو منظور
فرماکر عملی کام کی ایک نظیر قائم کردیجائے۔

اِسکے بعد سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے اُس درخواست کو پڑھکر سنایا

اور مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے اِس تحریک کی تائید کی خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے اِس سے اختلاف کیا اور وجہ اختلاف کی حسب مندرجۂ ذیل بیان کی ۔

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ

یہ تجویز نہایت مفید ہے لیکن ندوۃ العلما اگر ان جزئیات مین اپنے آپکو ڈالدے گا تو اسکو سخت دقتین پیش آئین گی ہر ضلع کے مسلمان اسکے خواہشمند ہونگے کہ اُنکے یہان بھی ندوہ اسکا انتظام کرے اور کوئی وجہ ایسی نہوگی کہ ندوۃ العلما اُنکی درخوست کو نامنظور کردے اسلیے میرے نزدیک آئین یون ترمیم ہونا چاہیے کہ ندوۃ العلما کانپور کے مسلمانون کو ترغیب دیکر اسکی کوشش کرے کہ وہ اسکا مستقل انتظام کرین ۔ اسکی عمدہ صورت یہ ہے کہ خاص کانپور کے رؤسا کی ایک کمیٹی منعقد کیجائے جو اور لوگون کو ترغیب دیکر اس مین شریک کرے اور تا انتظام معقول ندوۃ العلما کے دفتر مین جو لوگ ہین وہ اِس دینی کام کو اپنے ذمے لین اِس صورت مین دونون باتین حاصل ہونگی نہ دوسرے اضلاع کے لوگون کو ندوۃ العلما سے اِس قسم کی درخواست کا حق رہے گا نہ انگریزی خوان طلبا کی یہ درخواست رد ہوگی ۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے اسکی تائید کی اور کہا کہ میرا قیام اگر کانپور مین ہوتا تو مین نہایت خوشی سے اسکو قبول کر لیتا ۔ اسکے بعد مولوی عبد اللطیف صاحب مفتی دفتر ندوۃ العلما سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کسیقدر وقت تدریس مین صرف بھی کرتے ہین اس دینی خدمت کو بالفعل قبول کر لیجیے مولوی عبد اللطیف صاحب نے اظہار مسرت کے ساتھ اسکو منظور کیا اور موافق ترمیم خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کے یہ تجویز منظور ہوئی کہ کانپور کے رؤسا کی ایک کمیٹی اِس کام کیلیے منعقد کیجائے اور جبتک

کانپور مین ندوۃ العلما کا دفتر رہے مولوی عبداللطیف صاحب اس خدمت کو انجام دین

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک کی کہ اسکے لیے

روسا ے کانپور کی جو مجلس منعقد ہو گی اُسکے ارکان اسیوقت نامزد کر دیے جائین۔

مولوی محمد اشرف صاحب رئیس کانپور نے تائید کی اور بالاتفاق مفصلۂ ذیل

حضرات نامزد کیے گئے اور یہ اجازت دیگئی کہ یہ حضرات اس تعداد کو بڑھا سکتے ہین۔

(۱) مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس و وکیل کانپور (۲) حافظ ابو سعید خانصاحب

مالک مطبع نظامی کانپور (۳) منشی عبدالرزاق صاحب پیشکار مینونسپل بورڈ کانپور۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے تحریک کی کہ اس تجویز کی ایک نقل

مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ کے پاس بھیجی جائے۔خان بہادر منشی اطہر علی صاحب

وکیل لکھنؤ نے اسکی تائید کی اور یہ تحریک بالاتفاق منظور ہوئی اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا

اجلاس سوم

منعقدۂ ۵ اشوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۹ مارچ ۱۸۹۸ء

روز شنبہ وقت ۲ بجے سے ۴ بجے تک

صدر انجمن

مولوی محمد سمیع الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور و اُستاد حضور نظام دکن

اجلاس کی باقاعدہ نشست کے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے سید محمد عبدالحی صاحب

مددگار ناظم نے یتیم خانۂ اسلامیہ کانپور کی مختصر رپورٹ پیش کی اور اُسکا جمع خرچ پڑھکر سنایا

کارروائی یتیم خانۂ اسلامیہ کانپور

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما۔ یتیم خانۂ اسلامیہ جب سے قائم ہوا ہے اِسکے حالات رودادِ ندوۃ العلما کے ساتھ سال بسال شائع ہوتے رہے جیسا کہ آپکو معلوم ہے۔ دو برس تک یتیم خانے کی حالت مین کوئی نمایان فرق نہین ہوا بلکہ ابتدائی کامونکی طرح سے اسمین بھی عہدہ دارونکے ردوبدل سے وقتاً فوقتاً دقتین اور خرابیان پیش آتی رہی ہین مگر الحمد للہ کہ سال زیر بیان مین خاص توجہ اور کوشش سے اِسنے غیر معمولی ترقی حاصل کی اور اب خدا کے فضل سے روز بروز اِسکی حالت اچھی ہوتی جاتی ہے جسکی مختصر کیفیت پیش کیجاتی ہے۔

اگست ۱۸۹۷ء مین عہدہ داران سابق کے استعفا دینے پر از سرِ نو اِسکا انتظام کیا گیا اور منشی عبد الرزاق صاحب کانپوری انجمن یتیم خانہ کے سکریٹری اور فتحنور خانصاحب کارکن یتیم خانہ مقرر ہوئے اور ایک درخواست بتصدیق صاحب کلکٹر ضلع کانپور کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی خدمت مین اس غرض سے بھیجی گئی کہ محتاج خانون کے ٹوٹنے کے بعد جسقدر یتیم اور لاوارث لڑکے اور لڑکیان چھوڑی جائین وہ یتیم خانۂ اسلامیہ کے سپرد کیجائین۔ وہ بالفعل سو لڑکے اور لڑکیون کے پرورش کا متحمل ہوسکتا ہے۔ اِسکی منظوری ۱۰ دسمبر ۱۸۹۷ء کو موصول ہوئی۔

داخلۂ یتیمان یتیم خانے کے افتتاح کے وقت سے برابر یتیمون کا داخلہ شروع ہو گیا تھا خصوصاً ۱۸۹۶ء مین بسبب قحط سالی کے ۲۰ لڑکے اور لڑکیان داخل یتیم خانہ ہوئے مگر بعد رفع قحط کے اُنکے ورثا نے مختلف اوقات مین باطمینان کامل اکیس [۲۱] لڑکون کو واپس لیلیا منجملہ ان لڑکون کے اب پانچ لڑکے باقی ہین اِسکے بعد بحوالۂ حکم گشتی گورنمنٹ مغربی و شمالی و اودھ نمبری ۲۴۹۶ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۷ء مختلف اضلاع سے یتیمون کا آنا شروع ہوا اور بفضلہ تعالےٰ اسوقت ۴۳ لڑکے اور لڑکیان یتیم خانے مین ہین جو اضلاع

ہمیرپور۔ باندہ۔ اُرئی۔ جھانسی۔ آگرہ۔ مین پوری۔ لکھنؤ۔ گونڈہ۔ پرتاب گڑھ۔ مرزاپور۔ الہ آباد۔ گورکھپور کے مجسٹریٹون نے بحکم گورنمنٹ بھیجی ہین۔

تعلیم و تربیت یتیمان کل لڑکون کو جو قابل تعلیم ہین باقاعدہ تعلیم دیجاتی ہے ایک مدرس خاص انکی تعلیم و تربیت پر متعین ہے اور جو لڑکے کام سیکھتے ہین اونکو وقت فرصت اور ایام التعطیل مین قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے اور جو لڑکے کام کرنے کے قابل نہین ہین وہ اوقات مقررہ پر صبح و شام تعلیم پاتے ہین

تعلیم صنعت و حرفت تندرست اور سمجھدار لڑکون مین سے آٹھ لڑکون کو کارخانہ محمد ہاشم اینڈ سٹن مین بمقام ٹھنڈی سڑک چمڑے کا کام سکھلایا جاتا ہے اور ہمکو نہایت خوشی ہی کہ منشی عبدالغنی صاحب منیجر کارخانہ مذکور نہایت شفقت اور توجہ سے کام لیتے ہین چنانچہ بعض لڑکے معمولی سلائی کا کام کرنے لگے ہین اور تین لڑکے زیر نگرانی منشی رحمت اللہ صاحب رعد لیتھو پرنٹنگ (پتھر کے چھاپے) کا کام سیکھتے ہین اور یقین ہے کہ یہ سب لڑکے بہت جلد کام کے قابل ہو جائینگے علاوہ اسکے یہ تجویز بھی پیش ہے کہ اور لڑکون کو پتلی گھرون مین کام سیکھنے کے لیے بھیجا جائے۔

لڑکیون پر ایک معلمہ نوکر ہے جو اُنکو علاوہ مذہبی تعلیم کے سلائی موزہ سازی سکھاتی ہی۔ چنانچہ بعض لڑکیان معمولی سلائی کرنے لگی ہین اور وقتاً فوقتاً انکو اصول اور آداب پخت طعام کے بھی بتائے جاتے ہین اور عملی طور سے کام لیا جاتا ہی۔

جمع خرچ مگر یہ بات نہایت افسوس کے قابل ہے کہ اسکی آمد کے ذرائع نہایت محدود ہین جسقدر آمدنی ہوتی ہے وہ اسکے خرچ کو کافی نہین ہوتی اب تک جو زر کہ پہلے سے پس انداز ہو چکا تھا وہ خرچ ہوتا رہا اسوجہ سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اسکو دفعۃً صدمہ نہ پہنچے کل آمدنی یتیم خانہ مالعہ ۱۲۱ ہی جسکی تفصیل نقشہ جمع خرچ سے معلوم ہو سکتی ہی اور معمولی خرچ ماہوار سے ماہوار ہے ملازمین مین صرف ایک کارکن کی تنخواہ عہ روپیہ ماہوار ہے

باقی ملازم معمولی تنخواہ پاتے ہین مجبوری یہ ہے کہ اس سے کم مین کوئی لائق کارکن نہین مل سکتا جو دلسوزی اور قابلیت سے کام کرے نہ اور کسی مدین کمی ہوسکتی ہے۔

نقشۂ جمع خرچ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ چندۂ ممبری کی رقم قلیل ہے رجسٹر کی رو سے یہ رقم دوچند وصول ہونی چاہیے مگر کسی مہینے مین پورا چندہ وصول نہین ہوتا بقایا چلتا رہتا ہے۔

جناب صدر انجمن! نہایت افسوس کی بات ہو کہ خاص کانپور کے رؤسا نے ابتک یتیم خانے کی طرف مطلق توجہ نہین کی اور نہ اسکی ضرورتون کو سمجھا ہے صرف شہر کانپور مین مسلمان مردون کی مردم شماری (۲۰۹۹۲) ہے اور باوجود سخت کوشش کے ابتک صرف (۶۵) ممبر ہوئے ہین اور انہین بھی بڑا حصۂ غربا کا ہے جو ۲ سے ۸ تک چندہ دیتے ہین اگر شہر کے رؤسا اس مقامی ضرورت کو رفع کرنا چاہین تو یتیم خانہ کو اپنے مصارف کے پورا کرنے مین دوسرون کے دست نگر بننے کی کچھ ضرورت نہ رہے۔

شہر کے رؤسا مین سے جن حضرات نے توجہ کی ہو اُنکے اسماے گرامی یہ ہین۔ شیخ باقر علی صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر منشی رحمت اللہ صاحب رعد اور مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس و وکیل کانپور۔ ان لوگون کے نام خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل اسوجہ سے ہین کہ یہ لوگ اپنا چندہ ماہ بماہ بلاطلب بھیجتے رہتے ہین۔

توجہ حکام حکام ضلع کو اس یتیم خانے کیطرف جسقدر توجہ ہے وہ اس سے ظاہر ہوسکتی ہو کہ سال زیر بیان مین بارہا اسکا معائنہ کیا ہو اور منیجر یتیم خانہ کی درخواستونکو نہایت توجہ اور وقعت سے قبول کیا ہے اس بارے مین ہمکو سب سے زیادہ مسٹر اے ڈبلو ٹرتھوی صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کانپور جنکی توجہ اور مدد سے یتیم خانہ بفضلہ تعالی روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے

صاحب ممدوح نے یتیم خانے کے مکان خاص کے نہونے سے ایک نہایت عمدہ

قطعہ اراضی نزول بشرح عسہ رسالانہ کرائے کے مرحمت فرمایا ہے اور اسکی رپورٹ بغرض منظوری کے صدر مین بھیجدی ہی۔

حکام ضلع نے ہر معائنے کے وقت معائنہ بک پر جو اپنی رائین اسکے نسبت ظاہر کی ہین وہ قابل دید ہین ہم انمین سے صرف دو چھٹیون کا ترجمہ پیش کرتے ہین۔

معائنہ مسٹر فن تھروپ صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع کانپور

مین نے آج شام کو بتاریخ یکم جنوری ۱۸۹۵ء یتیم خانۂ اسلامیہ کو دیکھا۔ لڑکون کو اچھی پوشاک پہنائی جاتی ہے اور نگرانی کیجاتی ہے اور پڑھایا جاتا ہے۔ جن لڑکون کو آئے ہوئے کچھ عرصہ ہوا وہ تندرستی کی حالت مین ہین اور جو لڑکے حال مین آئے ہین اُنمین سے کچھ بیمار ہین لیکن اُنکا علاج اچھی طرح پر کیا جاتا ہے جس سے امید ہے کہ وہ بہت جلد اچھے ہو جائین گے مہتممین یتیم خانہ بہت جانفشانی کے ساتھ انتظام کرتے ہین اور قابل اسکے ہین کہ ان کی کارگذاری کی داد دیجائے مین اُمید کرتا ہون کہ لڑکون کو کوئی مفید پیشہ سکھایا جاویگا تاکہ وہ سوسائٹی کے فائدہ بخش ممبر ہوسکین۔ پتلی گھر جو اس شہر مین ہے وہ بیشک چند لڑکون کو کام سکھلا سکتے ہین۔ مین منیجر یتیم خانہ کو اس بات کا مشورہ دیتا ہون کہ وہ مسٹر اسرٹن وسٹ مالک وکٹوریہ مل سے درخواست کرین اور مین جانتا ہون کہ مسٹر وسٹ ان لڑکون کی مدد کرنے مین خوش ہونگے۔

معائنہ مسٹر اے ڈبلو ٹرتھوی صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ضلع کانپور

مین نے کل بتاریخ ۲۔ جنوری ۱۸۹۵ء یتیم خانۂ اسلامیہ کا معائنہ کیا مین جنٹ مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق کرتا ہون۔ انتظام بہت اچھا ہے۔

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے

اِسکے متعلق ایک تقریر کی جسکا خُلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ

اے حضرات! یتیم خانے کی کارروائی سُنکر بہت دل خوش ہوا۔ یہ سب چند غریبون کی ہمت اور کوشش کا ثمرہ ہے جو ظاہر ہوا اسیکے ساتھ اسبات کا سخت افسوس ہے کہ کانپور کے رئیسون نے بہت کم اِسکی طرف توجہ کی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ کچھ نہین کی حالانکہ یہ اِنھین کے کرنے کا کام تھا۔ اس لحاظ سے کہ یہ یتیم خانہ اِنکے شہر کانپور مین کھولا گیا ہی اور اس لحاظ سے کہ اس سے زیادہ ثواب کا کوئی کام نہین یتیم اور لاوارث بچونکی پرورش سے دنیا مین خوشی اور نیکنامی اور آخرت مین بے انتہا ثواب اور اللہ تعالے کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ہر مقام کے رہنے والونکو کچھ نہ کچھ مقامی ضرورتین ایسی ہوتی ہین جنکا پورا کرنا انکے ذمے ہوتا ہے اسیلیے کانپور کے رئیسون کا مدد نہ کرنا اور باہر کے رہنے والون سے مدد مانگنا بڑے شرم اور افسوس کی بات ہی۔

حاجی حسینی نے جو کام کیا ہے وہ اُنکی ہمت اور حوصلے سے بہت زیادہ ہے اسیلیے ہم سب ارکان اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتے ہین اور ہم خوش ہین کہ ندوۃ العلما اِسکی سرپرستی اور نگرانی کے لیے ہر طور پر آمادہ ہی۔

اِسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے کہا کہ ارکان یتیمخانہ کی رائے سے منشی فتحنور خانصاحب یتیم خانے کے کارکن مقرر ہوئے ہین اور اسمین کچھ شبہہ نہین کہ انکی جانفشانی سے یتیم خانے کے انتظام مین نمایان ترقی ہوئی ہے مگر دستور العمل یتیم خانہ کی رو سے کارکن کا تقرر منظوری مجلس عالیۂ ندوۃ العلما ہونا چاہیئے اسواسطے آپ کے سامنے مین انکو پیش کرتا ہون ارکانِ جلسے نے اِس تقرر سے اتفاق ظاہر کیا اور

خانصاحب کی کاگذاری پر مسرت ظاہر کی اِسکے بعد مددگار ناظم نے کہا کہ منشی عبدالرزاق
صاحب پیشکار مینوسپل بورڈ کانپور مصنف البرامکہ جلسے ندوۃ العلما کے محاسب مقرر
ہوئے ہین اِس خدمت کو بلامعاوضہ انجام دے رہے ہین اور اب اسپر مزید یہ ہوا ہے
کہ منشی صاحب ممدوح نے انجمن یتیم خانہ کے عہدۂ سکرٹیری کو بھی قبول کیا ہے انکی اِس
توجہ وہمدردی سے امید ہے کہ اِسکو پوری توجہ اور قابلیت سے انجام دینگے اِسلیے
مین تحریک کرتا ہون کہ اِنکے اِس انتخاب کو مجلس عالیۂ ندوۃ العلما اپنی منظوری سے باضابطہ
کردے۔ مولوی محمد اشرف صاحب رئیس کانپور نے تائید کی اور باظہار مسرت
وشکرگذاری منشی عبدالرزاق صاحب پیشکار اِس عہدے کے لیے منظور کیے گئے
اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ انگریزی
خوان طلبہ کو مدارس اسلامیہ موجودہ مین دینیات اور عربیت کی تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا
گیا تھا لیکن اِسکا انتظام نہین ہو سکا اسلیے مناسب ہی کہ دارالعلوم مین اسکا بھی انتظام کیا
جائے۔ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسہ عالیہ رامپور نے تائید
کی اور یہ تحریک بالاتفاق منظور رہوئی۔

اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ دارالعلوم کے
جو درجے کھلنے والے ہین اُنکے لیے مدرسین کا انتخاب اسیوقت ہو جائے مولوی سید
ظہورالاسلام صاحب فتحپوری نے تائید کی مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور
نے اِس سے اختلاف کیا اور کہا کہ جسوقت دارالعلوم کا علمی کام شروع ہو تو مولانا سید
محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما اور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی سید
ظہورالاسلام صاحب فتحپوری مشورہ کرکے منتخب کرلین۔ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب
رئیس دتاؤلی نے اِسکے تائید کی اور باتفاق آرا طے ہوا کہ حضرات مذکورۃ الصدر کو اجازت
دی جاتی ہے کہ وہ ضرورت کے وقت باہمی مشورے سے اِسکو طے کرین۔

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ جب دارالعلوم کا علمی کام شروع کیا جاتا ہے تو اسکے لیے سرمایہ جمع کرنا نہایت اہم و ضروری ہی اسکے متعلق جو تدبیرین مناسب ہون اختیار کی جائین خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے کہا کہ اسکے لیے وفود کا اطراف ملک مین بھیجا جانا منظور ہوچکا ہے جو سال گذشتہ مین بعض وجوہ سے ملتوی رکھا گیا تھا پس باعتبار وقت و مصلحت کے جب ناظم صاحب مناسب سمجھین اسکی کارروائی کرین مولوی مسیح الزمان خانصاحب صدرنشین نے فرمایا کہ جب یہ تجویز منظور شدہ ہی اور وہ بعض وجوہ سے ملتوی رکھی گئی تھی تو جب مناسب ہو اسکو اختیار کیا جائے دوبارہ اسپر بحث کرنے کی حاجت نہین۔

اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے سالانہ بجٹ پیش کیا اور بعد غور و بحث کے مصارف دفتر و دیگر انتظامات ضروری کے لیے تین ہزار چھ سو چھیالیس روپیہ (عسہ سااللعہ) حسب تفصیل ذیل منظور ہوا۔

تنخواہ ملازمین	مصارف ڈاک	مصارف طبع	سائر خرچ	کرایہ مکان
الـعہ	ا ما	ساعہ	سعہ	االلعہ
دری برای دفتر	سفرخرچ وفود وغیرہ	مہمانداری	مدد خرچ یتیم خانہ	متفرقات
عسہ	الـ ما ر	ما ر	اعہ	صعہ

اسکے بعد تمام علما و حاضرین جلسہ نے مسلمانونکی صلاح و ترقی اور ندوۃ العلما کی کامیابی کے لیے نہایت خلوص سے دُعا مانگی اور جلسہ برخاست ہوا

روانگی وفد

وکارروائی جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۷ شوال ۱۳۱۵ھ

مقام لکھنؤ

حسب منظوری جلسۂ عام منعقدہ ۱۴ شوال ۱۳۱۵ھ کے ۱۶ شوال ۱۳۱۵ھ روز پنجشنبہ مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۹۸ء کو کانپور سے لکھنؤ کو وفد (ڈیپوٹیشن) ندوۃ العلما کا روانہ ہوا جسمین ارکان مفصلۂ ذیل شریک تھے۔

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما - مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور - مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی - مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری - مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی - مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری -

اسی تاریخ ۱½ بجے دن کو وفد لکھنؤ پہونچکر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ لکھنو کا مہمان ہوا منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری فرزند منشی امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال کو پہلے سے وفد کی اطلاع ہوچکی تھی اسلیے وہ اسکے خیر مقدم کو پیشتر سے موجود تھے ارکان وفد نے اُنسے ملکر ندوے کی تجویز سے اطلاع دی اور خواہش ظاہر کی کہ کوئی وسیع قطع زمین کا جو دار العلوم کی تمام ضرورتون کو کافی ہو اور شہر کی آبادی سے باہر ہو دار العلوم اسلامیہ کے لیے عنایت کرین منشی احتشام علی صاحب نے نہایت کشادہ دلی سے کہا کہ شہر سے متصل میری مقبوضہ زمینین دو ہین ایک بروردہ حسن باڑی جو شہر کے جانب غرب واقع ہے دوسری وہ زمین جو آفاق باغ سے ملحق ہے ان کے

دیکھنے کے بعد جو پسند آئے اُسکو مین حسبتہ للہ دار العلوم کیلئے نذر کرتا ہون ارکانِ ندوہ نے منشی صاحب کی اس فراخ حوصلگی کا شکریہ ادا کیا اور اُسیوقت اُسکے دیکھنے کے لیے تیار ہو گئے۔

بعد نماز عصر خان بہادر منشی طاہر علی صاحب و منشی محمد احتشام علی صاحب نے گاڑیون کا انتظام کیا اور سب حضرات اُسیوقت دیکھنے کے واسطے تشریف لیگئے اور وہ زمین پسند کی جو بر ورہ حسن باڑی مین واقع ہی۔ یہ زمین لکھنؤ سے جانب غرب جو سڑک کاکوری کو جاتی ہے اُس سے متصل جانب جنوب کے واقع ہے میان الماس کا باغ اِسکے ایک طرف واقع ہے اور ایک بہت بڑا کنوان جناب وزیر صاحب مرحوم کا بنایا ہوا اسمین موجود ہے جو خدا کو منظور ہی تو دار العلوم کے احاطہ مین ہوگا علاوہ اِسکے یہ زمین باعتبار وسعت اور بلند و خوش منظر ہونے کے نہایت مناسب اور باموقع ہے اِس مین کو دیکھنے سے ہر شخص کی زبان پر یہ مصرع جاری تھا ع سالیکہ نکوست از بہارش پیدا است

دوسرے دن ۷ شوال ۱۳۱۵ھ کو جلسۂ انتظامیہ منعقد ہوا اور اسمین حسب مندرجۂ ذیل کارروائی ہوئی۔

کارروائی جلسۂ انتظامیہ

صدر انجمن

مولوی حافظ عبد المجید صاحب فرنگی محلی

ارکان موجودہ

مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری۔ مولوی

محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی - مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور - خان بہادر منشی اطہر علی صاحب رئیس کاکوری - مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی - مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری - مولوی حکیم عبد العزیز صاحب لکھنوی - حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ فیض آباد - مولوی عبد العلی صاحب مدراسی - اس مین حسب مندرجۂ ذیل کارروائی ہوئی -

(۱) مولوی حکیم عبد العزیز صاحب اور منشی احتشام علی صاحب کو ارکان وفد نے اطلاع دی کہ جلسہ عام نے آنکو ندوۃ العلما کا رکن انتظامی منتخب کیا ہے اُنھون نے اسکو باظہار شکر گزاری منظور کیا اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے مختصر طور پر جلسہ سالانہ کی کارروائی بیان کی اور یہ کہا کہ درجۂ ابتدائی کے لیے ارکان انتظامیہ نے چندے کی ابتدا کی ہے منشی احتشام علی صاحب نے کہا کہ پانسو روپے میری جانب سے اس فہرست مین درج کیے جائین اور حاجی قادر بخش صاحب نے دوسو روپے اور حکیم عبد العزیز صاحب لکھنوی نے سو روپے دینے کا وعدہ کیا -

(۲) یہ تحریک حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس فیض آباد و تائید مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور کے یہ تجویز منظور ہوئی - کہ ایک کمیٹی حضرات ذیل کی قائم ہو جو مقامی خصوصیت کے ساتھ دار العلوم کے متعلق ابتدائی کارروائیون کا اہتمام اپنے ذمے رکھے اور حسب ضرورت ممبران انجمن کے توسیع کرتی رہے اس مجلس کا نام معین مجلس اشاعۃ العلوم ہوگا -

مولوی حافظ عبد المجید صاحب فرنگی محلی - مولوی عبد الرؤف صاحب فرنگی محلی - خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ - منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری - راجہ تصدق رسول خان بہادر تعلقدار جہانگیر آباد - مولوی حکیم عبد العزیز صاحب لکھنوی - خان بہادر چودہری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ - مولوی عبد العلی صاحب مدراسی - سید حسن شاہ صاحب لکھنوی

ارکان مجلس اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری اسکے سکریٹری قرار پائے۔

(۳) اس کمیٹی کے فرائض حسب مندرجۂ ذیل ہونگے (الف) خاص ملک اودھ مین بوجہ خصوصیت مقامی کے سرمایۂ دارالعلوم کی معقول فکر کرنا۔ (ب) اجراے دارالعلوم کی ضروری اور مناسب تدبیرین کرنا (ج) دارالعلوم کے انتظامات کی نگرانی اور خبرگیری۔

(۴) نقشۂ عمارت دارالعلوم کے نسبت یہ قرار پایا کہ اسکی تیاری کا بندوبست جلسۂ معین مجلس اشاعۃ العلوم کے ذمے ہے۔

(۵) یہ قرار پایا کہ حسب تجویز سابق معتمدین فراہمی سرمایۂ دارالعلوم سے تحریک کیجائے کہ وہ اپنے فرائض کی تعمیل مین ساعی ہون اور اسکی طرف خاص توجہ فرمائین۔

(۶) باتفاق آرا مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کی جگہ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور مجلس اشاعۃ العلوم کے معتمد مقرر ہوئے۔

(۷) بالاتفاق یہ راے قرار پائی کہ جو سرمایہ ندوۃ العلما کا کانپور مین منشی نصیرالدین صاحب ناظر کی تحویل مین ہے اسمین سے پانسو روپیہ مصارف دفتر ندوۃ العلما کے واسطے علیحدہ کرکے باقی کل روپیہ منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی تحویل مین ندوۃ العلما کی جانب سے جمع کر دیا جائے اور جو پانسو روپیہ کانپور مین رہے اُسکی نسبت مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ جسکے پاس مناسب سمجھین جمع کردین۔

(۸) بالاتفاق منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انھون نے دارالعلوم کے لیے ایک پُر فضا اور وسیع قطعہ زمین کا عطا کیا ہے۔

اسکے بعد صدر انجمن صاحب کے شکریے پر جلسہ برخاست ہوا۔

جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما بابت سال چہارم من ابتدائے شوال ۱۳۱۴ھ لغایت رمضان ۱۳۱۵ھ

ب		الف
مصارف سال چہارم برامداز خزانہ من ابتدا شوال ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ للعمـ عـ ہ ۴۹/۵	ج باقی آخر رمضان ۱۳۱۵ھ للعمـ سا لعہ ۱۰/	کل آمدنی مع بقایائے سالہائے گذشتہ و سال چہارم سلمـ ا ما عـ ے ۱۵/۹ھ

الف

بقایا سال گذشتہ مع سنوات	اعـ ا ما ر سہ ۴۹/۵	آمدنی سال چہارم	صمـ ہا معہ ۱۰/

تفصیل آمدنی سال چہارم از شوال ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ

عطیہ سرکار عالی والی حیدر آباد دکن	الـ معہ ۱۵/
بقیہ چندہ میرٹھ معرفت ڈپٹی محمد عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	ا ما لعہ
راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر رئیس جہانگیر آباد	ما ر
خان بہادر شیخ بہاؤ الدین صاحب سی۔ آئی۔ اے مدار المہام جونا گڈھ	ما ر

چندۂ رکنیت	ا سا للعہ	متفرق عطیات	ا ما لعہ ۸/
قیمت کتب	صہ ۱/۴	دار العلوم	ا ما لعہ
وظیفہ مصریہ	ما لعہ ۴/	اشاعۃ الاسلام	صا معہ ۴۳/۹
دار الافتا	صا عہ	خزانہ محمدیہ	ما لعہ ۱۳/

صمعـ ہا معہ
۱۰/

تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلما از رمضان ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ — ب

نمبر شمار	نام ملازم معہ عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۱	مولوی سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم	سے	من ابتدائے رمضان ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ ۱۳ ماہ	سالہ سے ۸/	مددگار صاحب کی تنخواہ ۱۱ ماہ ۲۰ یوم کی بحساب سے ماہواری لگائی گئی ہے اور ایکماہ ۲۷ یوم رخصت بیماری کی تنخواہ بحساب عہ ماہواری لگائی ہے
۲	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب فتوی نویس ندوۃ العلما	عسے	؍؍	مالعہ	مفتی صاحب ربیع الاول ۱۳۱۵ھ تک مشاہرہ پر کام دیتے رہے ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ سے بالعوض ... کرکے عسے ماہوار کر دیگئی اسوجہ سے سے بیشی ہوئے
۳	وکیل ندوۃ العلما	سے	۵ ماہ ۷ ایوم ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ھ	مامعسے ۹/۴۳	آپنے بوقت ضرورت مختلف اوقات میں کام انجام دیا جلسہ انتظامیہ منعقدہ جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ سے بوجہ تخفیف مصارف علیحدہ کر دیے گئے۔
۴	مولوی انعام اللہ صاحب مددگار ناظم	مے	۱۰ ایوم ربیع الاول ۱۳۱۵ھ	سے	آپکا تقرر جلسہ انتظامی منعقدہ لکھنؤ میں ہوا تھا ۱۰ یوم کام انجام دیکر بوجہ علالت تشریف لیگئے انکی تنخواہ تحویل لکھنؤ سے لوائی گئی تھی مگر اس سال حساب آئینسے درج ہو سکی لہذا اس سال درج کیا جاتا ہے۔
۵	مولوی سید احمد حسن صاحب سررشتہ دار ندوۃ العلما	عسے	۱۳ ماہ ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ھ	ما؍ عہ ۸/	سررشتہ دار صاحب کا ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ سے بالعوض ... ماہوار کا اضافہ کیا گیا تھا جلسہ انتظامی منعقدہ جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ سے تخفیف کی بدستور عسے کر دیے گئے اور ۴ جمادی الاخری ۱۳۱۵ھ سے اسکا عملدرآمد کیا گیا اسوجہ سے عہ کی بیشی ہوتی ہے

نمبر شمار	نام ملازم معہ عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکزگی	میزان	کیفیت
۶	منشی محمد علی صاحب محرر ندوۃ العلما	عہ	۹ ماہ ۱۸ یوم سنہ ۱۴ و ۱۵ھ	لعہ ۴۹/۳	۳ ماہ ۱۲ یوم بوضع تنخواہ رخصت پر رہے
۷	قائمقام محرر	عہ	۵ ماہ ۱۱ یوم	۱۴/ صہ	۳ ماہ ۱۲ یوم بجاے محمد علی محرر کے بطور قائمقام کام کرتا رہا اور ایک ماہ ۲۹ یوم قبل از جلسہ میرٹھ بوجہ کثرت کام رکھا گیا۔
۸	محرر افتا	مختلف شرح	۹ ماہ ۴ یوم	للعہ ۹/۶	اکثر صاحب مختلف شرح پر کام دیتے رہے
۹	مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری			للعہ ۴۹/۶	مولوی رحم الٰہی صاحب کا تقرر اشاعۃ الاسلام کے صیغے مین کیا گیا تھا لیکن بعد التوا علحدہ کردیے گئے
۱۰	چپراسی ندوۃ العلما	مختلف شرح	۱۳ ماہ سنہ ۱۴ و ۱۵ھ	صہ ۹۶	
	بھشتی و مہتر		”	معہ ۹/۲	
				۱سالہ للعہ ۱۱/	

مصارف ڈاک بہ تفصیل ذیل	۲

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
لفافہ و ٹکٹ	ماعہ ۹/۳۱۲	
کارڈ	۱/ عہ	
تار	معہ ۴/	ایام جلسہ سالانہ مین بھیجے گئے۔
محصول پارسل ریلوی وغیرہ	لہ عہ ۱۰/	
فیس منی آرڈر و محصول بیرنگ خطوط	لعہ ۹/۶۱۲	
	ماصعہ ۸/	

متفرقات و مصارف دفتر بہ تفصیل ذیل	۳

کاغذ	صعہ ۹/۳۱۲	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
روشنائی و سُتلی وغیرہ	عـــہ ۹/۹	
مصارف روشنی	عـــہ ۱۲/۳/۹	
خرید کتب دار الافتا	لہ للعـــہ ۱۴/۹/۹	
جلد بندی	للعـــہ ۳/۳/۹	
کرایہ مکان دفتر ندوۃ العلما	ســـہ	
دری دفتر ندوہ	لعـــہ ۱۱/	
ڈکس	عـــصر ۸/	
طیاری پنکھا ۳ عدد	للعـــہ ۱۱/	
صندوق	عـــا	براے کاغذات دفتر
محصول بلٹی کاغذ ٹائیٹل آمد از کلکتہ	عـــا ۴/	
کرسیان چہار عدد	ســـے	براے دفتر
چاقو و قلمدان	ے ۲/	چہار عدد چاقو اور ایک قلمدان براے استعمال خریدے گیا
ترازو و کانٹا معہ اوزان	صہ ۵/۳/۹	بنا بر وزن پیکٹ و خطوط وغیرہ علیگڑھ سے منگائے گئے
قفل برنجی ساخت علیگڈھ براے صندوق	عـــصر ۱۳/	
مرمت گھڑی	عـــصر	
میز ۲ عدد براے دفتر ندوہ	صہ ۸/	
مرمت اشیاء دفتر	للعـــہ ۷/۶/۹	میز و کرسی و لوٹے و لعلٹین وغیرہ
فرش چٹائی	عـــہ ۱۵/۳/۹	
کرایہ گاری ناظم صاحب و ارکان انتظامی	معہ ۱۲/	
الماری	عـــا ۲/	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
مصارف متفرقات	لعـــہ ۱/	اکثر چھوٹی چھوٹی قیمت کی چیزیں متعلقہ دفتر شامل ہیں
	مامعـــہ ۱۵/۳/۹	
مصارف سفر بہ تفصیل ذیل		ب ۴
ناظم ندوۃ العلما مع دو ہمراہیان دورہ میرٹھ و انبالہ و سہارنپور وغیرہ	لعـــہ ۴/۳/۹	برائے انتظام جلسۂ سالانہ میرٹھ تشریف لے گئے تھے۔
ناظم صاحب مع مددگار صاحب و دیگر ہمراہیان	عـــہ ۱۵/۶/۹	دورہ علیگڈھ حسب الطلب مولوی عبد الشکور خان صاحب رئیس بھیکن پور برائے قیام مجلس روساء علیگڈھ و بلند شہر
کارکنان دفتر ندوۃ العلما	عـــہ ۲/۶/۹	از کانپور تا میرٹھ ہفت کس بنا بر ضرورت جلسۂ چہارم
مصارف دورہ علما قبل از جلسہ و بنا بر شرکت جلسہ میرٹھ	مارـــہ ۱۰/	
مصارف وفد اٹیمی	لعـــہ ۵/	
مد خرچ وکلاد	مارـــہ	
آمد و رفت سررشتہ دار صاحب و مولوی حفیظ اللہ صاحب از کانپور تا لکھنؤ	ـــہ ۸/	
متفرق کرایہ یکہ وغیرہ	عـــہ ۴/۹/۹	
مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری	ـــہ	از منگلور تا کانپور صیغۂ اشاعۃ الاسلام کیلیے بلائے گئے تھے
مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	عـــہ ۶/	بنا بر دورہ پنجاب
	للعـــہ ۸/	
مصارف مہمانداری بہ تفصیل ذیل		ب ۵
جلسہ انتظامی منعقدہ محرم ۱۳۱۵ھ و ماہ جمادی الاولے ۱۳۱۵ھ مع متفرق مہمانداری وغیرہ	لعـــہ ۸/۹/۹	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
پیالے درکابی تام چینی وظروف مسی مع قلعی	لہ عہ ۹/۶/۹ لہ لہ ۲/۳/۹	
مصارف طبع بہ تفصیل ذیل		ب ۶
مولوی عبد العلی صاحب آسی مدراسی مالک مطبع اصح المطابع لکھنؤ۔	اما للعہ /۳	برائے طبع ضمیمہ روئداد سال سوم بقیہ سالگذشتہ ما/ بقیہ اجرت طبع روئداد سال سوم ما للعہ /۳ بقیہ بابت طبع روئداد سال دوم ومضامین سال دوم
مولوی محمد احسن صاحب بہاری	ما/ عہ ۹/۱۴	بابت طبع مقاصد وضوابط وخطوط واشتہار و متفرقات وطبع مسودہ دار العلوم وخط بنام ارکان ندوہ
کاغذ ٹیٹل روئداد آمدہ از کلکتہ ۳ رم	للعہ /۱۴	برائے روئداد سال چہارم جلسہ میرٹھ
چھپائی ٹکٹ جلسہ چہارم	سے /۹	
اشتہار جلسۂ چہارم معرفت مولوی رحیم بخش صاحب	عہ /۶	
اجرت تحریر رپورٹ دورہ مولوی مشتاق علی صاحب	عہ/	
کاغذ برائے طبع خطوط	عہ /۴	
خرید ٹکٹ داخلہ جلسہ ومہمانداری	معہ /۸	
اجرت تحریر کاپی نصاب	عہ/	
ترشوائے روئداد سال چہارم	عہ /۴	
مختلف کتابت	عہ /۸	
	سالعہ ۹/۳/۱	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
مد خرچ یتیم خانہ بسرپرستی ندوۃ العلما کانپور		**ب ۷**
مد خرچ یتیم خانہ	مہ للعہ ر	
	مہ للعہ ر	
اخراجات غیر معمولی بہ تفصیل ذیل		**ب ۸**
بابت جسٹری ندوۃ العلما مع کمیشن	صہ ر ۸	یہ روپیہ محکمۂ رجسٹرار الہ آباد مین بھیجا گیا۔
شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	صہ ر	آپ نے مبلغ صہ ر وظیفہ مصرپہ مین عطا فرمایا تھا چونکہ یہ تجویز بعض وجوہات سے ملتوی کی گئی اسلیے شیخ صاحب نے واپس لیلیا۔
امداد نو مسلم	صعہ ر	
مولوی سعید الدین صاحب	سعہ	مولوی امیر الدین حسین صاحب مہتمم مدرسہ نظامیہ حیدرآباد نے یہ روپیہ مولوی سعید الدین کو بھیجا تھا لیکن اسکی نسبت کوئی اطلاع نہین ہوئی لہذا درج رجسٹر ہوکر داخل خزانہ کیا گیا۔ بعد اطلاع کے بذریعہ چک سید کے خزانے سے برآمد کرکے مولوی سعید الدین صاحب کو دیا گیا۔
اخراجات معین الندوہ دہلی	لعہ ر	
اخراجات معین الندوہ میرٹھ	عما ر	
	مہ عللعہ ر ۸ ر	
حساب طلب بہ تفصیل ذیل		**ب ۹**
مولوی محمد احسن صاحب منتظم تحفۂ محمدیہ	ما اللعہ ر ۵ ر ۹ ر ۳	روئداد و دیگر کاغذات و مسودہ نصاب وغیرہ

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
خواجہ عبدالواحد صاحب	ما ر	بابت طبع روئداد سال چہارم جلسۂ میرٹھ
منشی فتحنور خانصاحب	معے ۵ ر ۳ ۹	بابت سفر خرچ دورہ دیہات برائے تفتیش حالات مسلمانان
اجرت تحریر کتابت منشی عبدالغفور صاحب کاتب	عـــہ ر	بابت اجرت تحریر کتابت فہرست اراکین روئداد سال چہارم
رسول بخش دفتری	لہ عـــہ ر	بابت جلد بندی رجسٹر وغیرہ
رگھو بر دیال مالک مکان دفتر ندوۃ العلما	لـــہ ۵ ر	بابت مرمت مکان بطور پیشگی دیا گیا
مولوی عبد الحق صاحب دہلوی	عـــہ ر	بنا بر سفر خرچ وفد پٹنہ دیا گیا تھا۔
	اما لعـــہ	

مصارف سال تمام بابت سال چہارم من ابتدائے رمضان ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ

میزان کل

للعـــہ ر ســـر

۵ ر ۹ پا

محمد علی محرر ندوۃ العلما

یادداشت منشی عبدالرزاق صاحب کانپوری محاسب ندوة العلما

ندوة العلما کا سال چہارم شوال ۱۳۱۴ھ سے شروع ہوکر رمضان ۱۳۱۵ھ تک ختم ہوتا ہی اور تمام مدات کا جمع خرچ تفصیلوار درج کیا گیا ہی۔ لیکن بحیثیت محاسب کے میرا یہ فرض ہی کہ گوشوارہ کے ہر ہر رقم کو سالانہ بجٹ سے مقابلہ کرکے دیکھون اور اسکی کیفیت لکھون کہ بمقابلہ آمدنی کے خرچ کی کیا حالت ہی لہذا چند سطرین اور ایک نقشہ ذیل مین لکھتا ہون جس سے تفصیلی حالت آمدنی و خرچ کی بدیہی طور پر معلوم ہوگی۔

آمد و خرچ } سال سوم کی روداد مین بعد اخراجات سالانہ کے جو بقایا درج ہی اسکی تعداد [illegible] ہی یعنی وہ رقم جو اسوقت خزانے مین بہ تفصیل ذیل موجود تھی (خالص آمدنی دفتر) [illegible] (خزانہ محمدیہ) [illegible] (دار العلوم) [illegible] اور جمع خرچ سال چہارم مین جو بقایا سال گزشتہ کی دکھائی گئی ہی اسمین خزانہ محمدیہ اور دار العلوم شامل نہین ہین علحدہ کرکے دکھائی گئی ہین پس ان دونون رقمونمین صرف تفصیل و اجمال کا فرق ہی۔

علاوہ بقایا مندرجہ کے سال زیر بیان مین خالص آمدنی حسب صراحت گوشوارہ [illegible] کی ہوئی ہی اور کل خرچ [illegible] دکھایا گیا ہی یعنی بعد وضع مصارف کے سال کے خاتمہ پر [illegible] کی توفیر ہوئی اور خزانہ مین بشمول بقایا سال گزشتہ کے [illegible] موجود ہے

یہ تحویل ناظر نصیر الدین صاحب احاطہ کمال خان کانپور	یہ تحویل خانبہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ
[illegible]	[illegible]

امسال ندوة العلما کا سالانہ جلسہ عام بوجہ قحط سالی اور طاعون کے نہین ہوا لیکن باوجود نہ ہونے جلسے کے بمقابلہ آمدنی کے خرچ کی تعداد بادی النظر مین زیادہ معلوم ہوتی ہی۔ لیکن امسال سال دوم و سال سوم کی بابت مبلغ [illegible] (بصرف طبع روداد جلسہ و تنخواہ معین ناظم) دیا گیا ہی علاوہ

اِسکے مبلغ صہ شیخ عمر علیصاحب رئیس میرٹھ نے جو بابت وظیفہ مصریہ کے دیے تھے وہ انکو واپس دیے گئے اور مبلغ عـہ مولوی امیرالدین صاحب مہتمم مدرسہ نظامیہ حیدرآباد نے مولوی سعیدالدین صاحب کیلیے جناب ناظم صاحب ندوۃ العلما کے نام بھیجے تھے وہ غلطی سے خزانۂ ندوۃ العلما مین داخل ہو کر سیاہہ مین درج ہو گئے پھر جب معلوم ہوا تو خزانے سے حسب قاعدہ برآمد کر کے مولویصاحب کو دیدیے گئے - کل رقمین اس قسم کی صہ ہوتی ہین اگر یہ مصارف سال زیربیان سے خارج کردی جائین تو واقعی خرچ سمہ صہ عـہ ۲/۹ رہجاتا ہی اور حساب طلبہ قوم جنکا خرچ سال پنجم مین ڈالاجائیگا اس سے نکالڈالی جائین تو کل سمہ لہ سہ ۲/۹ مقدار خرچ واقعی کے رہجاتی ہی اور چونکہ اس سال کا بجٹ صمہ للعہ ۱۲/ کا تھا لہذا بمقابلہ بجٹ کے اعہ بسہ ۹/۳ کم خرچ ہوا ہی -

چونکہ ندوہ کا عام سالانہ جلسہ نہین ہوا اِسوجہ سے جو تخمینہ آمدنی کا کیا گیا تھا وہ غلط ہو گیا تقرر واعظین کا بھی بعض وجوہ سے ملتوی رہا اِس وجہ سے اس مدمین بہت قلیل صرف ہوا ہی البتہ بقیہ مدات مین کسی مین بیشی ہی اور کسی مین کمی ہی اور بعض مصارف غیر معمولی ایسے ہین کہ جو خارج از بجٹ ہین مگر وہ بوجہ ضرورت بمنظوری جلسۂ انتظامیہ کے صرف ہوئے ہین - چنانچہ ذیل کے نقشے سے گوشوارہ مندرجہ کی رقمون کا علٰحدہ علٰحدہ حال بصراحت حسب ذیل ہی -

نقشہ

نام مد جسمین روپیہ صرف ہوا	تعداد مندرجہ بجٹ	تعداد صرف	کیفیت
تنخواہ ملازمین	الـ عـاعہ ۱۲/	الـ سالہ اللعہ ۱۱/	بظاہر بجٹ سے سا ہسہ ۱۵/ زیادہ صرف ہوا ہی مگر واقع مین ایسا نہین ہوا تفصیل اسکی یہ ہی کہ مبلغ صلعہ ۹/ اس سال کے خرچ مین بابت تنخواہ ماہ رمضان ۱۵ سنہ ۱۳ھ کے شامل ہو گئے ہین جو جمع خرچ سال پنجم کے متعلق ہین اور مبلغ سہ

نام مد جسمین روپیہ صرف ہوا	تعداد منظور شدہ بجٹ	تعداد صرف	کیفیت
			بابت تنخواہ مولوی افہام اللہ صاحب معین ناظم ندوۃ العلما کے جو سال دوم کے جمعخرچ مین درج ہونے چاہیے تھے اور غلطی سے نہین ہوئے تھے اِس سال درج کیے گئے اور مبلغ للعہ ۹ر۶ر بابت تنخواہ مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری کے مد اشاعۃ الاسلام سے صرف ہوئے ہین لہذا وہ خارج از بجٹ نہین ہین۔ علاوہ اِسکے مبلغ سعہ بابت اضافہ تنخواہ مولوی عبد اللطیف صاحب مفتی کے اور عہ بابت اضافہ تنخواہ مولوی احمد حسن صاحب سررشتہ دار کے اور مبلغ مامعہ ۹ر۳ر بابت تنخواہ وکیل ندوۃ العلما کے اور مبلغ سعہ بابت تنخواہ زائد محرر بہنگام جلسے کے حسب منظوری جلسہائے انتظامیہ کے صرف ہوئے ہین۔
مصارف ڈاک	اما	مامعہ	عام سالانہ جلسہ نہین ہوا اور روداد بھی بہت کم تقسیم ہوئی اِس وجہ سے تخمینے کے موافق صرف نہین ہوا
مصارف دفتر	ساعسہ	مامعہ ۱۵ر۳ر۱۱	بجٹ کے رو سے للعہ ۹ر۲ کم خرچ ہوا ہے
مصارف سفر	الـ	لمااللعہ	بجٹ کے رو سے گو مالعہ کے خرچ مین تخفیف ہے لیکن باستثناے مصارف وفد کے شرکاے جلسہ اور متعلقین دفتر کے مصارف زائد از بجٹ ہین اور دونون مین للعہ ۱۳ر زائد صرف ہوا ہے۔ مد خرچ وکلاے انجمن کے لیے بجٹ مین کوئی رقم نہین ہے لیکن بمنظوری ارکان
	تفصیل وفد شرکاے جلسہ سا مامعہ متعلقین دفتر مامعہ	تفصیل وفد شرکاے جلسہ لعہ ۵ر مامعہ ۱۰ر متعلقین دفتر وکلاے انجمن ماسعہ ۳ر مامعہ ۶ر	

نام مد جسمین روپیہ صرف ہوا	تعداد منظور بجٹ	تعداد صرف	کیفیت
			انتظامی کے صرف ہوئی ہی - اور سفر خرچ مولوی رحم الہی صاحب مد اشاعۃ الاسلام سے دیا گیا ہی جو داخل بجٹ مذکورہ ہی لہذا اس مد مین صرف ۱۳/ کی رقم زائد ہی
مصارف مہمانداری	ما/	۲/۴	بجٹ سے ۱۳/۹ کم خرچ ہوا ہی -
مصارف طبع	لما	۱/۳	اِس صرف مین ۳/ بابت سال دوم ۱۳۱۲ھ وسال سوم ۱۳۱۳ھ کے ادا کیا گیا ہی ورنہ سال زیر رپورٹ مین ۱۴/۳ خرچ ہوا ہی جو بجٹ سے بہت کم ہی
مدد خرچ تعمیم خانہ اسلامیہ بسرپرستی ندوۃ العلما	×		بمنظوری ارکان انتظامیہ عـه ماہواری کے حساب سے دیا جاتا ہی
مصارف غیر معمولی	×	۸/	(اسکی تفصیل نقشہ جمعخرچ مین دیکھو) یہ سب رقمین بوجہ ضرورت بمنظوری ارکان انتظامیہ صرف ہوئے ہین -
حساب طلب	×		حساب طلب سے مراد وہ رقمین ہین جو خرچ کیلیئے دی گئی ہین مگر انکا تفصیلی حساب ہنوز درج نہین ہوا -
			اِس طریقے سے مد طبع وغیرہ مین دیا گیا ہی اور اِسکا حساب طی ہو کر دفتر مین آگیا ہی مگر وہ بعد ختم سال چہارم کے درج رجسٹر ہوا ہی لہذا یہ رقم اِسوقت خارج از بجٹ ہی اور اِسکا حساب انشاء اللہ تعالےٰ سال پنجم کے نقشہ جمعخرچ مین دکھایا جائیگا اگر اِس رقم کو کل واقعی خرچ سے خارج کردیا جائے تو مقدار مصارف واقعی کے ۲/۹ رہجاتی ہی جو بجٹ سے بہت کم ہی یس بمقابلہ بجٹ کے ۳/۹ کم خرچ ہوا ہی -
			دستخط محاسب محمد عبد الرزاق

نقشۂ جمع خرچ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

آمدنی ماہوار (الف)	مالللعہ ۱۲/	خرچ ماہوار (ب)	ماصہ

(الف)

ذرائع آمدنی ماہانہ	
آمدنی ماہوار جائداد موقوفہ	صہ ۱۲/
آمدنی شیرہ و تمباکو بحساب ماہوار	عہ
عطیۂ گورمنٹ	عہ
عطیہ ندوۃ العلما	عہ
آمدنی چندۂ یومیہ بحساب ماہانہ	عہ
چندۂ ممبری	عہ
میزان	اللللعہ ۱۲/

(ب) خرچ ماہوار

کرایہ مکان	عہ	اخراجات متفرق	عہ
صرف خوراک	للعہ		
پارچہ پوشیدنی وغیرہ	عہ		
تنخواہ ملازمان	للعہ		
		میزان	ماصہ

کتب ضروریہ درجہ ابتدائی دار العلوم

ایک مدت سے لوگون کو خواہش تھی کہ دار العلوم کا افتتاح کیا جائے اور تعلیم و تربیت کا عمدہ انتظام ہو۔ الحمد للہ کہ ۹ - جمادی الاولے ۱۳۱۵ ہجری کو دار العلوم کی ابتدائی شاخین لکھنؤ مین کھولدی گئی اور یہ آرزو اونکی پوری ہوئی۔ اگر ہمارے حوصلہ مند روسا اسکی دل کھولکر مدد کرینگے تو انشاء اللہ تعالی عمدہ تعلیم و تربیت کا نمونہ بھی عنقریب ہم دکھا دینگے۔

اس درجے کیلیے جن کتابون کی ضرورت ہے وہ بہت چھوٹی چھوٹی کتابین ہین اور نہایت ارزان نرخ پر ملسکتی ہین۔ ہم اونکی فہرست پیش کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ اہل اسلام اس ضرورت کو جلد پورا کر دینگے۔ خواہ روپے سے یہ ضرورت پوری کیجائے یا جو حضرات کتابین دیسکتے ہین وہ کتابین عنایت فرمائین یہ ایسا دشوار کام نہین ہے جسکے لیے زیادہ فیاضی اور ہمت سے کام لینا پڑے۔ اگر قوم ادنے توجہ کرے تو یہ ضرورت بہت جلد پوری ہو سکتی ہے۔ بلکہ تاجران کتب اور مالکان مطابع کو اسکا انجام دینا بہت آسان ہے صرف خیال و توجہ درکار ہے اسوقت ہر کتاب کے بیس بیس نسخونکی حاجت ہے۔ فہرست مفصلہ ذیل ہے۔

میزان منشعب	۱۲ر	شرح ملا جامی	عہ	شرح تہذیب	۶ر	مراقی الفلاح	۰۱۲ر
صرف میر	۱۰ر	تلخیص المفتاح	۲ر	شمسیہ	۱ر	مشکوۃ شریف	۲ے
علم الصیغہ	۴۰ر	عروض المفتاح	۲ر	رشیدیہ	۴ر	تفسیر جامع البیان	صہ
فصول اکبری	۴ر	لفیف	سے	تمہید مولانا ابو الشکور		کلام مجید	
مجموعہ نحو میر	۰۲ر	منبہات ابن حجر	۲ر	سالمی		تاریخ الخلفا	عہ
ہدایۃ النحو	۳۰ر	انشائی حسن عطا	۸ر	رسالہ حمیدیہ	ے	علم الفرائض	۴ر
الفیہ ابن مالک	۹ر	مجموعہ منطق	۴۰ر	ہدایہ متن ہدایہ			

کل خط و کتابت اس پتے سے کیجائے لکھنؤ۔ گولہ گنج۔ دفتر ندوۃ العلما

وظائف کی ضرورت

الحمد للہ کہ حسب تجویز جلسۂ پنجم ندوۃ العلما منعقدۂ کانپور کے ۹۔ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۹۸ء کے لکھنؤ مین دار العلوم کی ابتدائی شاخین کھولدی گئی ہین جسکی مدت خواندگی تین سال رکھی گئی ہو اور علوم مندرجۂ ذیل کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ صرف۔ نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ منطق۔ اخلاق۔ تاریخ۔ حساب و ہندسہ اور یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ مہینے مین دو بار طلبہ دار المخاطبہ مین جمع ہو کر کسی علمی مضمون پر تقریر کرین جسکا مضمون ایک ہفتہ پیشتر سے متعلق کردیا جائے گا اور درجۂ ابتدائی کے سال دوم سے عربی مین گفتگو کرنے اور لکھنے کی مشق کرائی جائیگی

جو طلبہ دس برس سے کم اور پندرہ برس سے زیادہ عمر کے نہونگے وہ دار الاقامت مین رکھے جائینگے۔ مگر دار الاقامت مین رہنے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بابت اخراجات سکونت خورد و نوش لباس علاج وغیرہ کے آٹھ روپے ماہوار دین اور اگر وہ غیر مستطیع ہونگے تو انکو مدرسے کیجانب سے وظیفہ دیا جائے گا۔

بالفعل سرمایہ کے لحاظ سے یہ منظور ہوا ہے کہ دار الاقامت مین صرف ۲۰ طالب علم لیے جائین اور انمین سے بارہ ۱۲ طالب علمونکو مدرسہ وظیفہ دے یہ تعداد اگرچہ بہت کم ہے لیکن افسوس ہو کہ اب تک مدرسے مین اسکے لیے کوئی سرمایہ موجود نہین ہے اسلیے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ خود دار العلوم مین اہل دل کی فیاضی سے ایسا سرمایہ جمع ہو جس سے بکثرت وظائف دیکر شرفا کے بچونکو تعلیم دیجا سکے۔ جو بزرگان قوم اپنی فیاضی سے وظائف مقرر کرینگے وہ وظیفہ انکے نام سے موسوم ہوگا

پس ہم تمام روساے اسلام کو اسکی جانب توجہ دلاتے ہین۔ اگر وہ اپنی فیاضی سے وظائف مقرر فرمائینگے تو علاوہ ثواب اُخروی کے دنیا مین انکو نیکنامی حاصل ہوگی اور انکی عالی ہمتی سے ایک اعلیٰ نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئیگا جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانون کو فراخدلی اور شگفتگی حاصل ہونے کی امید کیجاتی ہے۔